رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ”	؏
عام خریداران سے ”	صہ
” ” ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ اہل حدیث - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان - - - - - ص۳
مولانا ثناء اللہ کا کھیت پھل لا رہا ہے۔ ص۵
عرس (نظم) - - - - - ص۶
مذاکرہ علمیہ (فوٹوگرافی) - - - - ص۶
مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوی - - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - - ص۱۶ تا ۳۰

خطاب بہ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپوری)

خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو اہل حدیث
دین کی تبلیغ کر ہشیار ہو اہل حدیث

دین کی تبلیغ کرتے تھے امامان ھُدیٰ
تجھ کو بھی اس فعل پر اصرار ہو اہل حدیث

غرق دریائے ضلالت قوم مسلم آج ہے
اٹھ مدد کر تاکہ بیڑا پار ہو اہل حدیث

یہ زبوں حالی ہے کہ پہلی سی کچھ خو بو نہیں
جو معالج تھا وہی بیمار ہو اہل حدیث

طاعت اللہ اور اجرائے سنت کے عوض
ہے یقیں جنت ترا گھر بار ہو اہل حدیث

التجا آزادؔ کی تجھ سے ہے اے رب قدیر
بادۂ توحید سے سرشار ہو اہل حدیث

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ حارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف دفتری مولانا

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۱۹۔ اگست کو کئی یوم کے بعد بارش ہوئی۔ موسم عموماً خوشگوار رہا۔ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

—— ۱۸۔ اگست کو رات کے ۹ بجے مجلس احرار کی طرف سے چوک لونگڈھ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد داؤد غزنوی اور مولوی مظہر علی احراری نے اپنی اپنی تقریر میں عوام میں احرار کی بابت جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

لاہور کے حالات مسجد شہید پر سکھ عمارت بنا رہے ہیں۔ مسجد مذکور کے نزدیک ایک بزرگ کا کوشاہ صاحب کی برجی تھی۔ سکھوں نے اسے بھی صاف کر کے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ قبر کے متولی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔ پولیس کے تفتیش کرنے پر پانچ سکھ گرفتار کئے گئے جن کو عدالت نے ایک ایک ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— مسمی فیروز الدین کے قبضہ سے بیس تولہ ناجائز افیون برآمد ہونے سے عدالت نے اسے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— مسجد شہید لاہور کے سلسلہ میں حاجی امین الدین صحرائی کو حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی نیز اسی سلسلہ میں ملک محمد عمر کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی اور غلام حسین کو ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ ضمانت ادا کرنے پر رہا کر دیا گیا۔

—— دریائے راوی میں طغیانی آجانے سے شاہدرہ کے نزدیک پانی پھیل گیا۔ ایک کشتی الٹ جانے سے ۱۷۔ اشخاص غرق ہو گئے۔

پنجاب و ہندوستان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے حکم دیا ہے کہ دکاندار دکانوں میں گراموفون باجوں کے آگے لاؤڈ سپیکر نہ لگایا کریں۔ کیونکہ ہجوم ہو جانے سے راستہ رک جاتا ہے۔

—— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے تین ہندو نوجوانوں کو پندرہ ہزار روپیہ چلتی گاڑی سے اڑانے کے سلسلہ میں تین تین سال قید کی سزا دی۔

—— بنگال کونسل نے سرکاری دواخانوں کے لئے ۳ ½ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

—— دہلی میں رحیم الدین نامی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ ڈھائی سو کے قریب ڈھلے ہوئے روپے اور پانچ چھ سیر چاندی برآمد ہوئی اسے گرفتار کر لیا گیا۔

—— پٹنہ میں پولیس کانسٹبلوں کی بھرتی کیلئے تین ہزار نوجوان انٹرویو کیلئے آئے جنہیں سے صرف سات لئے گئے۔

ناظرین کرام مطلع رہیں

کہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ نیز اخبار ہذا کا چندہ ضرور بالا خط کریں۔ تاکید اً عرض ہے۔ (منیجر)

اہل حدیث کانفرنس

کی زندگی چاہتے ہیں تو اس کی مدد کریں ورنہ شکایت بے جا ہوگی۔ (ناظم)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

قائم ہو گئی ہے

عنقریب مفصل اعلان شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

—— ریاست دھار میں ایک پرانی مسجد پر دربار ریاست نے قبضہ کر لیا ہے جسکے خلاف مقامی مسلمان ایجیٹیشن کر رہے ہیں۔

غیر ممالک معلوم ہوا ہے کہ حجاز میں ریلوے تعمیر کرنے کیلئے حکومت سعودیہ اور ایک انگریزی کمپنی کے مابین جو گفت و شنید جاری تھی وہ اب ختم ہونے والی ہے آئندہ موسم سرما میں جدہ میں ایک موتمر منعقد ہوگی جس میں حجاز ریلوے کے معاہدہ پر دستخط ہونگے۔

مولوی ابو العرفان محمد سلیمان اکنیار ریاوی وسہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو یا مولوی صاحب خود یہ نوٹ پڑھیں تو راقم کو اطلاع دیں۔

(محمد شاہ اللہ منڈی پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

تلاش معلم بچوں کی دینی دنیاوی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو اہل توحید متبع سنت باخلاق ہو۔ مزید معلومات کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

حاجی عبدالرحیم عبدالقیوم تاجران چاء بازار چانہ پور پشاور

ایک خوش الحان عالم و واعظ کی ضرورت

مدراس کے مدرسہ اسلامیہ مسجد چار دینار میں ایک عالم کی ضرورت ہے جو باعمل اور خوش الحان ہو۔ بچوں کو صحیح قراءت کے ساتھ قرآن باترجمہ پڑھا سکے۔ اچھا واعظ اور کامیاب مبلغ ہو۔ سردست تنخواہ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی اور دو وقت کا کھانا۔ وعظ سن کر رکھا جائیگا ورنہ کرایہ دیکر رخصت کر دیا جائیگا۔ لاہور اور دہلی والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے کا پتہ درج ذیل ہے:

شیخ اسمٰعیل اینڈ سنز بادشاہ بیٹری دھوبی پیٹ مدراس۔

ضرورت معلم اگر کوئی معلم جو کہ کافیہ، فصول اکبری، مشکوٰۃ شریف مصری، گلستان، بوستان پڑھا سکے تو دس روپیہ ماہوار اور دو وقت کی خوراک اسکو دیجائیگی۔

حکیم اسحٰق سکنہ محلہ دہاساں ڈاکخانہ پدوکی ضلع سیالکوٹ

دعائے صحت عاجز کا فرزند کچھ عرصہ سے بیمار ہے ناظرین دعائے صحت کریں (حکیم اسحٰق مذکور)

ختم نبوت انجمن حمایت اسلام لاہور کے پچاسویں سالانہ جلسہ پر مولانا غلام مرشد صاحب لاہوری نے جو ختم نبوت پر تقریر فرمائی تھی انجمن مذکور نے ٹریکٹ کی شکل میں شائع کر دی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہوگی دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور سے طلب کریں۔

رسول جہاں پاکٹ سائز کا ٹریکٹ جس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات و اخلاق عادات مبارکہ کا ذکر ہے۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ½ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ پتہ یہ ہے:

(انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ (پنجاب)

مضامین آمدہ نسیم الانصاری۔ عبدالعزیز۔ عبدالصمد۔ عبدالغفار۔ محمد راغب۔ مولوی عبدالجلیل۔ مولوی محمد داؤد ۲ عدد۔

انتخابات التوحید (۳۰ جز) بطرز ... ایک کتاب بنام (۳۰) انوار آفتاب صداقت کا جواب ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۲)

یہ سلسلہ اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد جس وجہ سے رک گیا اس کا ذکر ۱۴۔ جون کے پرچے میں کیا گیا کہ اخبار الفقیہ کے ایک مضمون کا جواب دینا مقدم تھا جو ختم ہو گیا۔ آج اس سلسلہ کا نمبر دوم ذکر کیا جاتا ہے مگر ایک مشکل آن پڑی ہے کہ بے انصاف معترض اہل حدیث کے کسی اصول پر اعتراض نہیں کرتا افراد اہل حدیث کی تصنیفات پر اعتراض کرتا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس میں بھی دروغ اور آمیزش سے کام لیتا ہے۔ چونکہ ان تصنیفات میں بعض بہت مدت کی ہیں جو آج کل بمشکل کہیں کہیں مل سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان کو دیکھ نہ لیں جواب مکمل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنی نایابی یا کمیابی کی وجہ سے ملتی نہیں لہذا جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم بقیہ جواب آج شروع کرتے ہیں۔ جس نمبر کی کتاب ہمارے پاس نہ ہوگی اس نمبر کو سردست کتاب کے ملنے تک ملتوی کر دیں گے اور کتاب کی تلاش رکھیں گے۔

(نوٹ) ع۳ تک کا جواب اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں دیا گیا ہے۔

ع۴۔ متعہ کرنا نزدیک بعض صحابہ کے جائز ہے۔ لیکن بوقت ضرورت ۱۲ کتاب نزل الابرار ج ۲ صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۵۔ نوٹ۔ بلفظہ وہابیں ۔*

جواب ع۴۔ ایمانداری تو یہ تھی کہ مصنف نزل الابرار نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا ثبوت پوچھتے اگر ثبوت مل جاتا تو اس کو اس حکایت میں صادق جانتے نہ ملتا تو کاذب کہتے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک شخص ایک قول یا فعل کی حکایت کرے تو اس کو اس کا قائل یا معتقد بتایا جائے۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ بعض علماء حنفیہ کے نزدیک سوائے انگوری خمر کے باقی شرابیں بغرض قوت پینی جائز ہیں تو انصاف اس کا مقتضی ہے کہ ایسے شخص سے اس دعوے کا ثبوت پوچھا جائے پھر اگر وہ کسی معتبر کتاب (مثلاً ہدایہ کتاب الاشربہ) سے ثبوت دیدے تو اس کے دعویٰ کو صحیح جان کر خاموش ہو جائیں۔ ثبوت نہ دے سکے تو کاذب کہا جائے لیکن یہ کسی صورت میں بھی نہ کہا جائے گا کہ یہ شخص شراب خوری کو جائز کہتا ہے۔ ایسا کہنے والا دراصل اپنے مذہب کی کمزوری کو چھپا کر دوسرے کے سر تھوپتا ہے۔ پس سنئے! مصنف نزل الابرار نے جو کہا ہے وہ کتب تفسیر میں مصرح ملتا ہے۔ ہم بطور نمونہ صرف ایک تفسیر کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

قال ابن عباس انما تحل المتعۃ للمضطر کما تحل المیتۃ لہ۔ تفسیر خازن زیر آیت فما استمتعتم	ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سوائے اس کے نہیں متعہ سخت مضطر (مجبور) کے لئے حلال ہے جیسے مردار کا کھانا مجبور کے لئے۔

ایمان اور دیانت سے حصہ رکھتے ہو تو ہمارا حوالہ دیکھ کر اپنے پیشوا (لکھنے یا لکھانے والے) سے پوچھو کہ نزل کی عبارت اور تفسیر خازن کی عبارت میں کیا فرق ہے۔ پھر ان کو کہو ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی تم سے سیکھ جائے

ع۵۔ وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔ کتاب نزل الابرار جلد ۲۔ اور یہ مشہور بات ہے کہ وہابی ظن و تقلید کو نہیں مانتے تو اب وہابی مجتہد کا یہ مطلب ہوا۔ کہ عورتوں لڑکوں کی دُبر زنی کی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی برکتیں کہ اب لواطت بھی جائز ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں لوطی کا حکم قتل کا ہے۔"

جواب ع۵۔ چونکہ تم نے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا اس لئے جہاں جہاں گمان ہو سکتا تھا ہم نے اس مسئلہ کو دیکھا مگر نہیں پایا۔ سچے ہو تو عبارت بحوالہ صفحہ کتاب بذریعہ پوسٹ کارڈ ہم کو بھیجو۔ ہم اسے دیکھ کر غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہہ دیں گے۔ ہاں ہمارا مذہب یہ ہے کہ وطی فی الدبر حرام ہے۔

ع۶۔ قرآن کو گندگی میں ڈالنا بوقت ضرورت جائز ہے۔ ایسا ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھ کر بلند مکان سے طعام اتارنا درست ہے۔ دیکھو کتاب تحریق الاوراق صفحہ ۲۰ مصنفہ غلام علی وہابی ۱۲۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی لعنتیں کہ قرآن کو بھی بے عزت کیا جا رہا ہے۔ اور جو ہم پر نعوذ باللہ پیشاب سے تحریر مصحف کا الزام لگایا جاتا ہے قطعاً جھوٹ ہے۔ بلکہ نقل قیل سے وہابیوں اور ان کے دوسرے بھائیوں کا مذہب بیان کیا گیا ہے ۱۲۔"

جواب ع۶۔ ۴۲ سال ہوئے جب یہ فتویٰ شائع ہوا تھا

بقیہ اور رافضیوں میں کوئی فرق نہ رہا کہ وہ بھی متعہ جائز رکھتے ہیں اور وہابی بھی جائز رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض صحابہ کرام پر بھی حقیقی زنا کی تہمت جڑ دی اور خدا سے حیا نہ کیا۔"

اہل حدیث کا مذہب ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۳۱) قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر)

چند صفحات کا ٹریکٹ ہے اس لئے اس کی تلاش میں ہم کو بڑی دقت ہوئی۔ غالباً معترض کا بھی یہی مقصود تھا۔ سنئے! ہم اس کے صفحات ۴ و ۵ کی اصل عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔ مفتی مرحوم حدیث انما الاعمال بالنیات کا ذکر کرکے اس پر تفریعات ذکر کر رہے ہیں مثلاً فرماتے ہیں:-

اسی طرح قذف قرآن قاذورات میں باطلاق علامت کفر کی نہیں اگر بالجبر یا کسی اور عذر سے ہو تو رخصت ہے یہ سب مسئلے موافق اصول حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے ہیں معتبرات حنفیہ مثل اشباہ دیکھنی چاہئے۔" (تحریق اوراق صفحہ ۴)

عبارت مرقومہ سمجھ کر بغور پڑھ کر بتاؤ۔ مفتی صاحب مرحوم کیا کہہ رہے ہیں یہ مسئلہ اہل حدیث کا بتا رہے ہیں یا حنفیہ کرام کا؟ اسی لئے تو اس فتویٰ پر علمائے حنفیہ امرتسر کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

دوسرا مسئلہ بھی سنو اور کانوں سے روئی اور تیل نکال کر سنو! آنکھوں کی پٹی کھول کر پڑھو مولوی غلام علی مرحوم لکھتے ہیں:-

ردّ المحتار میں لکھا ہے کہ بعض علماء شافعی مذہب سے سوال کیا گیا کہ اگر کھانا ایک شخص کا بلندی پر رکھا ہوا ہے اور اس کو بھوک لگی ہوئی ہے اور اس کھانے کو بلندی سے اتارنے کے واسطے بدون اس کے کہ قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے اور کوئی تدبیر نہیں آیا کیا حکم ہے ایسی ضرورت کی حالت میں قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے یا نہ۔ اس نے جواب دیا کہ ظاہر جواز ہے۔ اور اسی طرح اگر کشتی میں ہوتے قرآن شریف کو نیچے ڈالنے کی حاجت پڑے تو ڈال لینا جائز ہے۔" (تحریق اوراق صفحہ ۵)

او افترا کرنے والو! بتاؤ کتاب ردالمحتار کس مذہب کی کتاب ہے۔ بتاؤ فرقہ شافعیہ سنی ناجی کی ہے یا وہابی فرقہ کی؟ سچ کہتے ہوئے شرماؤ نہیں ورنہ دنیا کیا کہیگی۔ **او نادانو!** شیشے کا گھر بنا کر دوسروں پر پتھر نہ برساؤ ورنہ چکنا چور ہو جاؤ گے۔

نوٹ:۔ ع۴ ملتوی

"ع۵ منی مرد و عورت کی پاک ہے۔ اور ایک قول میں اس کا کھانا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۴ "

جواب ع۵ فقہ محمدیہ میں منی کی بابت یہ لکھا ہے کہ:۔ اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو مضائقہ نہیں اور جب کھرچنے سے کپڑے پر سے اتر جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ (حصہ اول صفحہ ۲۵ نجاستوں کا بیان)

اس دعوے کا ثبوت حدیث شریف میں ملتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔ کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ (مسلم)

منی کے کھانے کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ ہاں اگر تمہارا دل کھانے کو چاہتا ہے تو ہم تم کو فقہ کی بڑی مستند کتاب کے حوالے سے تمہارے چچازاد بھائیوں کے ہاں دعوت کرا دیتے ہیں۔ اسے دیکھئے اور شوق پورا کیجئے۔ فقہ حنفیہ کی مستند کتاب بسوط سرخسی میں لکھا ہے:۔

وقال الشافعی رحمہ اللہ طاھر لحدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال المنی کالمخاط فامطہ عنک ولو باذخرۃ ولانہ اصل لخلقۃ الآدمی فکان طاھراً کالتراب لاستحالۃ ان یقال الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم خلقوا من شیٔ نجس وھذا لان المستحیل من غذاء الحیوان انما یکون نجسًا اذا کان یستحیل الیٰ نتن وفساد والمنی غیر مستحیل الیٰ فساد ونتن فھو کاللبن والبیضۃ۔ (مبسوط جلد اول صفحہ ۸۱)	امام شافعی منی کو پاک کہتے ہیں حدیث ابن عباس کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انبیاء کرام بھی اسی سے پیدا ہوئے کھانے کی جس چیز میں بدبو پیدا نہ ہو وہ پاک ہے پس وہ منی مثل دودھ اور انڈے کے ہے۔

او وہابی پھولوں کو سونگھنے والو! کبھی اس دودھ انڈے (منی) کا مزہ چکھنا چاہو تو اپنے چچیرے بھائیوں (شافعیوں) کی دعوت قبول کر لینا۔

(نوٹ) ع۹۔ ع۱۰۔ ع۱۱ ملتوی۔

ع۱۲۔ عورت کی شرمگاہ کا پانی پاک ہے۔ فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۲ سطر ۲۲ وکنز الحقائق وحید الزمان صفحہ ۱۶ عبارت بعینہٖ رطوبت الفرج والخمر وبول الحیوانات لانجس عندنا ۱۲"

جواب ع۱۲ - فقہ محمدیہ میں نہیں ملا مگر کنز الحقائق میں ہے تمہارے پاس اگر کوئی دلیل ان چیزوں کی نجاست پر ہے تو پیش کرو ہم مصنف کے ہمراؤں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ بول الحیوانات کی بابت وہی حدیث سند ہے جس کو ہدایہ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

لاباس ببول مایوکل لحمہ

جس جانور کا گوشت کھایا جائے اس کے بول سے خوف نہیں۔

ع۱۳"۔ دس عورتوں کو ایک نکاح میں رکھنا ایک مرد کو درست ہے۔ نبی کی کوئی تخصیص نہیں۔ عرف الجادی صفحہ ۱۱۵ "

جواب ع۱۳ - دس تک کیا اٹھارہ تک کہو اور ثبوت دیکھنا ہو تو تفسیر کبیر میں زیر آیت مثنیٰ وثلاث دیکھو اور اپنے قصور علم کا اعتراف کرو۔

ع۱۴۔ "مرزا کافر نہیں فقط فریبی ہے اور اس کا دعویٰ غلط ہے۔ پرچہ اخبار اہلحدیث۔ ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء "

جواب ع۱۴۔ جھوٹ ہے، افترا ہے، بہتان ہے۔ سنو! اہلحدیث (۱۷ اگست نہیں) ۱۶ اگست میں سوال وجواب یوں لکھا ہے:۔

س۔ مرزا غلام احمد کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہئے؟

ج۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذب ایک دجال ہے ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء۔

حدیث شریف میں مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے۔ پڑھو حدیث ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ جو لفظ حدیث میں ہے وہی ہم نے کہہ دیا۔ تم کو اور تمہارے پیش رو کو پسند نہ آئے تو اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔

ناظرین ان عقل کے مالکوں سے پوچھو کہ کیا "دجال" "کافر" سے کم ہے کیا "دجال" "کافر" سے بدتر نہیں؟ پھر یہ کیا ستم ہے جو ان بہتان گروں نے روا رکھا ہے۔

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ط

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بینظیر کتاب مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت عہ (بجواب ...) (۴۳۴)

ahmadimuslim.de

رنوٹ) عـ۱۵ ملتوی.

عـ۱۶: سوتیلی دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہے.

پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۰ھ"

جواب عـ۱۶۔ جھوٹ کہتے ہو. تمہارے پیشرو نے دانستہ جھوٹ کہا اور تم کو جھوٹ میں پھنسایا یہاں تک کہ تاریخ اور سنہ بھی تم نے غلط لکھا. اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ رمضان ۱۳۲۹ھ میں غلط چھپ گیا تھا جس کی اصلاح ۳۔ شوال ۱۳۲۹ھ مطابق ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں فوراً کردی گئی جس کو تمہارے پیشرو خوب دیکھ چکے ہیں مگر ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پیر جلد چلا جاتا ہے.

عـ۱۷: مشرک کی اقتداء نماز میں درست ہے.

اخبار اہلحدیث ۲۹ ۱۹۱۵ء. گویا ہندو کے پیچھے ان کی نماز جائز ہے"

جواب عـ۱۷۔ جھوٹ کہتے ہو اور بہتان لگاتے ہو جھوٹ کی پردہ پوشی کے لئے تم نے اخبار کی تاریخ نہیں لکھی. ہاں سنو! جہاں ایسا لکھا ہے وہاں قائل اسلام مشرک (تمہارے جیسا) مراد ہے. ہندو مشرک منکر اسلام مراد نہیں. اپنا الزامی دعویٰ اخبار اہلحدیث میں دکھا دو تو ایک روپیہ انعام لو.

عـ۱۸: ثناء اللہ کا عذاب قبر سے انکار.

تفسیر ثنائی ص۹۰۱. جو صراحۃً کفر ہے.

جواب عـ۱۸۔ جھوٹ محض بہتان اسی لئے تم نے تفسیر ثنائی کا مکمل حوالہ (جلد مع صفحہ) نہیں دیا. ہم تم کو اس کی تردید کا حوالہ دیتے ہیں. زیر آیت النار یعرضون علیہا غدوًا وعشیا. تفسیر ثنائی دیکھو.

عـ۱۹۔ لوح محفوظ و تقدیر الٰہی کا انکار. تفسیر ثنائی عربی ص۱۲۶ وص۱۲۶ وص۲۵ وص۳۶۹"

جواب عـ۱۹۔ محض جھوٹ اور افترا ہے جس سے تم نے سنا یا سیکھا ہے اس نے ہی افترا کیا. سچے ہو تو عبارت پیش کرو اور جواب لو.

عـ۲۰: ثناء اللہ کو جن علماء نے بوجہ تصنیف تفسیر ثنائی کے کافر و بیدین قرار دیا جن میں عبد الحق عبد التواب سلطان محمود بھی ہیں اگر ملاحظہ کرنا ہو تو رسالہ اربعین غزنوی ص۱۱ تا ص۳۳ ملاحظہ فرماویں"

جواب عـ۲۰۔ محض جھوٹ کہتے ہو تفسیر ثنائی پر کسی نے کفر کا فتوے نہیں دیا. ہاں ذرہ اپنی اور اپنے پیشرو کی علمیت تو دیکھو کہ تمہاری عبارت کی ترکیب کیا ہے "جن علماء نے" اس جن کی خبر کیا ہے جسے اتنی بھی خبر نہیں وہ بھلا ہمارے اس باریک سوال کا جواب کیا دیسکتا ہے. عقل بڑی یا بھینس؟ (باقی)

قادیانی مشن

مولنا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لارہا ہے

(از قلم عبد الخالق ڈیردی سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ناظرین آج آپ کے سامنے ایک خاص نمبر ہے. مختلف مضامین زیر نظر ہونگے لیکن اصل یہ ہے کہ یہ تمام کاروائی بحیثیت مضمون و مناظرہ خواہ وہ کتاب قادیانی مذہب مصنفہ الیاس برنی کی صورت میں ہو یا تصنیفات معماری کے رنگ میں یا تحفظی انجمن ہو یا جمعیت احرار کی صورت میں یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بنیاد دراصل جو آخری فیصلہ کی صورت میں جناب اللہ قائم ہوا ظاہر ہوئی وہ مولانا فاتح قادیان کا وجود اقدس ہے باقی سب اسی کی فرع اور شاخیں ہیں جس طرح کہ پنجاب کے طول و عرض میں کوئی بھی مدعی نبوت ہو وہ مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہے کیونکہ آپ ہی سے باب نبوت مفتوح ہوا ہے!

مرزا صاحب کا ارشاد فرماتے ہیں یہ انتشار نبوت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے بھی نبوت کرینگے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے." (ضرورت الامام ص۵)

پس ہماری نگاہ میں نہیں بلکہ تمام با انصاف اور بصیرت افروز نگاہوں میں جس طرح احمد نور کابلی، بوٹا جہلمی، عبد اللہ تیماپوری وغیرہم مدعیان نبوت مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہیں بعینہ اسی طرح جماعتی رنگ میں ہو خواہ انفرادی حالت چھوٹی ہو یا بڑی جمعیت پنجاب میں ہو یا دکن میں جو بھی قادیانی نبی کے متعلق کام ہے یا آئندہ ہوگا وہ حضرت فاتح قادیان کا ثمر ہے. ــــ

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اظہار مقصد اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد میری خادمانہ التجا صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب آنجہانی پر منصفانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو آپ کا مقصد تشریف آوری صرف خدمت اسلام پر مبنی نہیں بلکہ آپ نے اس کی تکمیل کو اپنا معیار صداقت ٹھہرایا ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "میرے آنے کے دو مقصد ہیں اولاً مسلمان اصل اسلام پر قائم ہو جائیں. ثانیاً عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو. (الحکم ۱۹۰۵ء جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب نے مختلف مقامات پر خود اس کی تشریح کر دی ہے تاکہ فرمان جناب شرمندہ احسان اغیار نہ ہو بلحاظ اختصار دو حوالے درج ذیل ہیں. مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاوینگی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائیگا" (چشمہ معرفت ص۳) خبر دیتے ہے کہ اختلاف اور فرقہ بندی کی موجودہ عداوت مسلمانوں سے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کا اختلاف مٹ کر فقط اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے قائم ہو یعنی فقط ایک ہی مذہب اسلام ہو.

(۲) "میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسےٰ پرستی کو توڑدوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر قائم کروں پس اگر مجھ سے کروڑ ہا نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں

ف۔ اس اعلان کے بعد مرزا صاحب دو سال کے اندر فوت ہو گئے اگر موت نہ آتی تو ضرور تکمیل تک کام پہنچتا. تعجیل موت نے سب کام خراب کیا مرزا صاحب کا کیا قصور.

نبذ۔ یہ مضمون اہلحدیث کے مرزا نمبر میں شائع نہ ہو سکنے کے باعث آج درج کیا جاتا ہے. (مدیر)

[illegible]

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہئیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ غلام احمد بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین! آپ کے اعلان سے صاف ظاہر ہے کہ اس دن ۱۹۰۶ء تک یہ دونوں حقیقی مقصد ظہور میں نہیں آئے اور مئی ۱۹۰۸ء کو حضور واصل آنجہانی ہوئے یعنی کیا مسلمانوں کی اصلاح ہوئی عام مسلمان تو درکنار خود مریدوں کی بھی اصلاح نہ کر سکے۔ سنئے! مرزا صاحب کی شہادت ہم پیش کرتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن صـ)

آئیے! اصول اسلام کے ماتحت آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ آنجناب صلعم نے کیا بتلایا ہے۔ ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ مشکوٰۃ باب نزول المسیح) مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض و حسد دور ہو جائیں گے اور مال کی طرف بلائے جائیں گے کوئی قبول نہ کریگا۔

اب آپ ذرا عیسائی پرستی کے ستون کو دیکھئے کہ کہاں تک مضبوط ہوا۔ اس کے لئے مردم شماری ۱۱۔۲۔۱۹۳۱ء کی بالترتیب شاہد ہے کہ عیسائی آبادی بڑھ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس الماریاں کتب حکومت کی تائید میں لکھیں اور اسلامی ملک میں بکثرت شائع کیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی آرگن ببانگ دہل کہہ رہا ہے کہ قادیانی نبی عیسائیت کا مبلغ ہے۔

"قادیانی اور لاہوری دوستو! غور سے سنو۔ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہو گئے تھے یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے صرف سا کی کسر رہ گئی ہے اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا آسان ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا مدار ہے کیونکہ پولوس رسول کہتے ہیں اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے قادیانی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے تمام ونشان مٹ جائے گا"
(المائدہ لاہور ۱۹۳۵ء)

قادیانی دوستو! کیا اب بھی میدان مناظرہ میں آکر بولو گے کہ مسلمان عیسائیوں کا خدا زندہ بتلا کر عیسائیت کی امداد کر رہے ہیں۔ یہ وہ بات ہے کہ حضرت فاتح قادیان ایدہ اللہ نے مدتوں پہلے فرمائی تھی کہ عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے چونکہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اس لئے کفارہ باطل ہے نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔ کیا اب شہد شاھد من اھلھا کے باوجود بھی انکار پر مصر ہو گے۔ انصاف سے کہنا عیسائیت کے مروج اور مبلغ آپ ہیں یا مناظر اسلام۔

اب نتیجہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اسلام کی کتنی خدمت کی اور اپنے اصول مقررہ کے مطابق کہاں تک کامیاب ہو کر تشریف لے گئے۔ جلدی میں یہ نہ کہہ دینا سے

بنے کام کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اب دوسری چیز اسلامی توقیر و تعظیم ہے وہ دیکھنے میں مغائرت کثیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ سرزمین قادیان میں بالکل کالعدم ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام اور ہادی اسلام سے کھلی عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی پریس کا ضروری اور بہترین شغل صرف مخالفت اسلام ہے ایک دو حوالے درج ذیل ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا اس زمانہ تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی" (قادیانی ریویو مئی ۱۹۲۵ء)

(۲) "یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے (ڈائری خلیفہ قادیان ۱۹۲۲ء)

(۳) "میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ ولیکن کیا شاگرد استاد کا مرتبہ ایک ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہو جائے کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا وہی مسیح موعود نے کر دکھایا اس لحاظ سے برابر بھی ہو سکتا ہے۔" (ذکر الٰہی صـ)

ناظرین! یہ ہے نخل مند خار دار زقوم قادیانی نبی کا درخت جس کے ترشح سے دنیائے اسلام ہر وقت بیزار اور متنفر ہے خدا جانے یہ لوگ کس منہ سے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ شاہ مین کی طرح جلسہ قادیان کو ظلی حج قرار دیکر لوگوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہٹا کر قادیان کو کعبہ بنانا مقصود اصلی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا نمبر کے لئے فقط یہی کافی ہے کہ حضرت فاتح قادیان زندہ ہیں اور آپکا آخری فیصلہ شان ایزدی کے ساتھ خوب پھل لا رہا ہے۔ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء۔ زندہ باد۔ واللہ یھدی الیہ من یشاء

---

۱ لاہور اور قادیان کے دو مرکز صرف مرزا صاحب کے لئے مصدق بنے ہوئے ہیں تاکہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ ۱۲

۲ کیا قادیان میں کوئی روپیہ قبول نہیں کرتا؟ الا خلیفہ اور اس کے اتباع۔ منہ

۱ یعنی وفات مسیح پر جس پر تمام قادیان کا بیت المال خرچ ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسیحی پادریوں کے لئے مستعد کیا جاتا ہے۔ منہ

۲ اس واسطے پچاس الماریاں پر کہیں منہ

۱ ان الفاظ کو نہایت غور سے پڑھو ۱۲۔

۲ "اہلحدیث" بتلائے کہ تمدن سے کیا مراد ہے جو حضور صلعم اور عہد فاروقی میں نہیں تھا اور آج محکومیت کے باوجود قادیانی احباب پر محیط ہے۔ ۱۲

[illegible] (اہلحدیث امرتسر)

عرس

بسلسلہ ۱۹ جولائی ۳۵ء

عرس کے متعلق بڑے وسیع پیمانے میں اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ شعراء سے درخواست کی گئی تھی کہ اردو اور پنجابی زبان میں عرس کی خرابیاں نظم کرکے بھیجیں۔ مولوی سلیمان صاحب چکر دھرپوری کی نظم ۱۲-۱۹ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہے اس کا بقیہ آج درج ہے۔ شعراء کشمیر اور پنجاب خاموش ہیں اپنی زبان کے جوہر کیوں نہیں دکھاتے۔ یہ بات کئی دفعہ لکھی گئی ہے کہ لاہوری زبان ملتان سے ورے ورے خوب سمجھی جاتی ہے۔ ملتان اور ملتان سے پرے پنجاب کے لئے الگ نظم چاہئے جو ڈیرہ غازی خان کے سخی سرور وغیرہ کے عرسوں میں تقسیم ہو کر مفید ہو۔ خدا کے بندو! خدائی آواز پہنچاؤ۔ آگے بڑھو۔

نوٹ ہمارا مقصد سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں توحید پھیلانا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ہاں سوائے اردو، پنجابی اور بمشکل کشمیری کے کسی اور زبان کی طباعت کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اہالی بنگال، گجرات اور مدراس وغیرہ سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کام کو اپنے ہاں انتظام سے کریں۔ ہم سے جو امداد چاہینگے حتی الوسع دی جائیگی۔ (مدیر)

کوئی کہتا ہے اس کا تو کوئی منکر نہیں ہوگا کہ بے زینے کوئی چھت پر مکاں کے چڑھ نہیں سکتا
یہی مطلب ہے اللہ کے پیاروں سے وسیلہ کا کہ یہ زینے ہیں اللہ تک رسائی کے لئے گویا
لگے یہ دین کے اندر بھی عقلی گھوڑے دوڑانے

کوئی کہتا ہے یہ دستور ہے دنیا میں ہر اک جا کہ خود کہہ کر کسی سے کام جب اپنا نہیں بنتا
تو طالب انساں ہوتا ہے محتاج انساں سے سفارش کا پھر اس دستور سے کیسے ہے دربار خدا بالا
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیا کہتے ہیں مُلا نے

ہو دنیاوی ضرورت تو کہیں ہر اک سے جاکر پیش انساں لیکر جائیں فریاد و نکا اک دفتر
مگر اللہ کے پیاروں سے کہیں ہم تو یہ شرک گر کہا کرتے ہیں دنیا میں گناہ اس سے نہیں بڑھکر
سمجھ تو خود نہیں انکو ہمیں آئے ہیں سمجھانے

ہیں رسم و قاعدے دنیا کے دنیا کیلئے ہی کیا نہیں بلکہ غلط ہے قول ایسا کہنے والوں کا
نمونے ہیں یہ دربار خدا کی رسم کے گویا ہے دستور ایک دونوں کا ہو دنیا یا کہ ہو عقبیٰ
یہ سمجھا نینگے کیا ہم کو ہمیں آئے ہیں بہکانے

غرض باتیں بناتے ہیں یہ یونہی جی سے گھڑ گھڑ کر رہا قرآن و سنت کا نہ اب کچھ بھی اثر دل پر
کوئی پوچھے کہ کچھ بھی ہے اگر دل میں خدا کا ڈر تو ہم کو یہ دکھا دو تم کہیں قرآن کے اندر
کہ جو کچھ کہہ رہے ہو تم وہ فرمایا ہے اللہ نے

خدا کے پاس لیکر کب گئے تم مدعا اپنا کہ تم کو کہہ دیا اس نے تمہاری میں نہیں سنتا
نہیں لازم نہ تھا آنا مرے دربار میں تنہا وسیلہ لیکر آنا تھا یہاں میرے پیاروں کا
بغیر اس کے نہیں سنتا میں بندہ خواہ کچھ جانے

وسیلہ تو ہے یہ در اصل اللہ تک رسائی کا کہ انساں خاص اللہ کو ہی سمجھے کارساز اپنا
سمجھتا ہے اگر انساں ٹھیک اللہ کو ایسا تو یہ اس تک رسائی کا وسیلہ بھی ہے اور زینہ
وسیلہ یہ نہیں ہے کہ بزرگوں کو خدا جانے

کسی ایسی ضرورت کا کسی انسان سے کہنا کہ جو انسانی طاقت میں رہے بھی اس ضرورت کا
تو انساں کا اک انساں سے طلبگار مدد ہونا تمہارے مدعا کو پیچ کہو کرتا ہے ثابت کیا
ہیں معنی اسکے اہل قبر کو حاجت روا جانے؟

دعا کرنیکو کہنے کا خدا سے کس کو ہے انکار مگر زندہ ہوں جن سے اسکا کرنا ہو تمہیں اظہار
ہے ظاہر یہ کہ موتیٰ سے ہے کہنا یہ نفس بیکار سنا سکتے نہیں ان کو ہم اپنا مدعا زنہار
کہ کی لا تسمع الموتیٰ ہمیں تعلیم اللہ نے

کوئی کہتا ہے نجومی کرے گر غیب کا اظہار تو کرلے ہر کوئی بے عذر ایسے علم کا اقرار
مگر اللہ کے پیاروں پہ عیاں ہوں غیب کے اسرار تو منکر صاف کردیں انہیں ایسی بات کا انکار
پھر ان کی ایسی نادانی کو کوئی کس طرح مانے

یہ مانا جیسا کہتے ہو ہے علم نجوم ایسا ہی مگر اک علم ہے یہ تو مسلم ہے جو تم کو بھی
جسے لاریب کرسکتا ہے حاصل جسکا جی چاہے جی بہ آسانی ہر اک انساں بن سکتا ہے نجومی
مگر کس نے کہا نجومیوں کا قول سچ جانے

کوئی کہتا ہے جانا گر عبث ہوتا مزاروں پر نہ ہوتا فائدہ اہل مزاروں سے اگر کچھ کر
تو کیسے بامراد آتا بھلا انساں واپس گھر تھا نا ممکن کہ ہوتا دامن مقصود پُر گوہر
جب ایسی بات ہے تو کیوں نہ ان کی منتیں مانے

بہت بہتر اگر سمجھا دو ازراہ کرم یہ بھی کہ کرتا ہے مرادیں کون پوری بت پرستوں کی
شجر کے پوجنے والے بھی پاتے ہیں مراد اپنی تو کیا سچ ہے کہ پاتے ہیں شجر کے پوجنے سے ہی
بتادو کیا انہیں بھی کوئی اب حاجت روا مانے؟

عیاں ہے یہ کہ مشرک بھی اسی دنیا میں ہیں آباد شجر اور حجر کو مان کر معبود ہیں وہ شاد
ہر اک رنج و مصیبت میں انہی سے کرتے ہیں فریاد بظاہر ہو بھی جاتے ہیں غم و آلام سے آزاد
تو کیا مخلوق معبودوں کو ہی ان کے خدا جانے

نہیں بلکہ طلب کرکے جو غیر اللہ سے بھی ہیں شاد کیا کرتا ہے ان کی بھی وہی اللہ ہی امداد
ہے دنیا میں ہر اک انسان اپنی بولنے میں آزاد کہ اللہ سے ہی یا مخلوق سے جاکر کرے فریاد
مگر رکھا ہے دن اک فیصلہ کا اس کے اللہ نے

ہے فعل شرک سے مشرک کے اس درجہ خدا بیزار کہ فرماتا ہے مشرک کی نہ ہوگی مغفرت زنہار
تعجب ہے کہ مشرک اس سے پہلے تھے تو تھے اغیار مگر ہے گرم مسلم سے بھی اب تو شرک کا بازار
لگے اپنی خوشی سے گویا فخر شرک میں جانے

راقم خاکسار محمد سلیمان سوداگر چکر دھرپور

اقتباسات [illegible] اہلحدیث کی ایک کتاب [illegible] (۱۹۳۵) [illegible]

مذاکرہ علمیہ

فوٹوگرافی

اطلاع | مذاکرہ علمیہ کی مدت دو ماہ ہوتی ہے اس کے بعد بند۔ ۲۶ جولائی کے اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ بابت بینن منکر شائع ہوچکا ہے۔ اس پر بھی توجہ فرما دیں۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث میں چند مرتبہ تصویر کے متعلق مختلف حضرات کے مضامین شائع ہوئے لیکن موجودہ فوٹوگرافی کے متعلق کسی نے بھی نہیں لکھا۔ موجودہ دور میں دستی مصوری تقریباً معدوم ہے اور ہر جگہ فوٹوگراف سے کام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام رسائل، اکثر اخبارات اور تقریباً کل علمی کتابیں فوٹوگرافی کی تصویروں سے مزین ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا فوٹوگراف کی تصویروں کو دیکھنا جائز ہے۔ علمی مضامین کی امداد کے لئے کتابوں میں ان کی تصویریں دے سکتے ہیں اور وہ تمام رسائل جو تصویروں سے مزین ہوتے اور ادبی خدمات کر رہے ہیں کیا ہم ان کو مطالعہ کر سکتے ہیں؟ غرض اس قسم کے بہت سے سوالات ہیں جو اکثر انسانی دماغوں میں چکر لگا رہے ہیں اور جن کا حل فوٹوگرافی کے حل پر موقوف ہے۔ میں نے حتی الوسع اسکے حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن صاحب قلم علماء سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی تحقیق سے عوام کو مستفیض فرمائیں کیونکہ اس وقت یہ چیز ہماری زندگی کا جزو لاینفک ہوگئی ہے اور نظر انداز کر دینے کے قابل نہیں ہے۔

تصویر کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جس کا ذکر حدیث شریف میں وارد ہے اور دوسری وہ جو حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ پھر قسم اول یعنی جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ تصویر جو سایہ دار ہے مثلاً مجسمہ اور دوسری وہ جو سایہ دار نہیں ہے جیسے نقش و نگار وغیرہ۔ پہلی قسم بالکل حرام اور دوسری قسم مندرجہ ذیل حدیثوں کی رو سے مباح ہے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جسمیں تصویریں ہوں۔ بسر فرماتے ہیں ایک بار زید بن خالد مریض ہوگئے تو ہم چند اشخاص ان کی عیادت کو گئے۔ ہم لوگ ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جس کے پردے پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبد اللہ خولانی سے کہا کہ زید بن خالد تو تصویر کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں تو عبد اللہ نے کہا*۔ انہوں نے یہ جملہ کہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نقش و نگار وغیرہ مباح ہیں۔ ورنہ ایک حدیث کے راوی کے مکان میں مصور پردہ کیسے رہ سکتا ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک پردہ تھا جسے وہ اپنے مکان کے کسی گوشہ میں لٹکائے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ جبرئیل نے گاؤ تکیہ بنا لینے کا حکم دیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تصویریں مباح ہیں۔ اگر حرام ہوتیں تو پھر جبرئیل علیہ السلام تکیے بنا لینے کا حکم نہ دیتے کیونکہ حرمت کی صورت میں یا تو اس کو پھاڑ دیا جاتا یا جلا دیا جاتا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے نقش و نگار وغیرہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

تصویر کی دوسری قسم وہ ہے جو حدیث شریف اور فقہاء کے کلام میں مذکور نہیں ہے جس کو ہم فوٹوگراف یا تصویر شمسی کہتے ہیں۔ فوٹوگراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھ کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعے ان کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعے باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو۔ آئینہ میں جو تصویر منقش ہوتی ہے اس میں اور تصویر شمسی میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ فوٹوگرافی تصویر بھی درحقیقت ظلال شمسی ہے جیسا کہ آئینہ والی تصویر ہے۔ اگر میرا یہ کہنا مبالغہ نہ ہو تو میں کہوں گا کہ جو شخص کسی دیوار یا اونٹ اور بکری کے سائے کو جو آفتاب کی روشنی کی وجہ سے پڑتا ہے۔ حرام کہے تو یقیناً عقل سے خالی اور شریعت سے جاہل ہے۔ ایک انسان محض اسی سایہ کو ایک خاص قسم کے شیشہ پر منطبع کر لیتا، پھر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویریں ہمارے ہاتھوں سے نہیں بنائی جاتی ہیں اور ان تصویروں کا دیکھنا اسی طرح ہے جس طرح ہم کسی چیز کے سایہ کو دیکھتے ہیں اور ان کا اپنے قبضہ میں رکھنا اسی طرح ہے جیسا کہ ہم گائے، بیل وغیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس بنا پر من صور صورا والی حدیث میں جو وعید ہے اس کا مستحق فوٹوگرافر نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی صنعت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ اس کے جواز کا استنباط قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا دیکھو تو خدا کیسا قادر ہے کہ اس نے ہر چیز کے سائے پھیلا دیئے اور اگر چاہے تو ان سایوں کو ٹھہرا سکتا ہے بس آج خدا نے چاہا اس لئے انسانی دماغ میں وہ حکمت پیدا کر دی جس سے ایک شخص ان سایوں کو روک لے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ سایہ کو روک لینا جسے ہم فوٹوگرافی کہتے ہیں کوئی حرام چیز نہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب ہے کیونکہ ان سایوں یا تصویروں پر اکثر علوم کی تعلیم موقوف ہے اور تعلیم واجب۔ لہٰذا یہ بھی واجب ہو جائیں گی کیونکہ مقدمۃ الواجب واجب مسلم اصول ہے جیسا کہ وجوب صلوۃ پر وجوب وضو متفرع ہے یا جیسا کہ امام شافعی کے نزدیک غسل ذراع کے ساتھ غسل مرفق بھی واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر غسل ذراع ہو نہیں سکتا یا یوں سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والسماء ذات البروج وقدرہ منازل۔ تو جب تک بروج اور منازل کی تصویریں ہمارے سامنے نہ ہونگی کس طرح ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے خدا کی حکمت اور قدرت کا ظہور کس طرح ہوسکتا ہے۔ ہاں جب ہم ان تصویروں کو ملاحظہ کریں گے تو خدا کی قدرت ہماری سمجھ میں آجائے گی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ہماری توحید بالکل ٹھوس اور مضبوط

* کہ باطل ٹھیک لیکن ساتھ ہی الارقما فی ثوب بھی تو کہا تھا کیا تم نے نہیں سنا میں نے کہا نہیں، عبد اللہ نے کہا

ظفر المبین فی رد مغالطات المکذبین۔ مکذبین کے (۳۴۶) اعتراضات کے جوابات۔ قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہو جائے گی اور ہم صحیح معنے میں خدا کے شکر گزار ہونگے۔

مذکورہ بالا تحریر سے منتج ہوا ہوگا کہ فوٹو گرافی دو بہت بڑے اہم اسباب کی وجہ سے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اولاً توحید و شکر۔ دوم تعلیم۔ یہی دونوں چیزیں ایک انسان کے لئے اہم بالذات اور مقصود بالذات ہیں۔ پھر تصویر عکسی کس طرح حرام ہوسکتی ہے۔ بالفرض اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ جواز تصویر کی حدیث اور ابو طلحہ کی حدیث میں الا رقما فی ثوب نہیں وارد ہوا تو کیا پھر بھی فوٹو گرافی مطلقاً ممنوع ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اس دلیل کو غور سے ملاحظہ فرمایئے۔ ایک حدیث ہے لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ۔ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلعم نے نفس حرمت کے اعتبار سے کتا اور تصویر دونوں کو مساوی قرار دیا لیکن دوسری حدیث میں شکاری کتے یا بھیڑ بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتے رکھ لئے جائیں ان کی اجازت فرمائی۔ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ یہ دونوں قسم کے کتے ہمارے لئے مفید ہیں۔ کیونکہ ہم ان سے اپنی بکریوں کو خطرناک جانوروں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ جب ان کتوں کے ایک محض معمولی فائدے کی وجہ سے رکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے تو فوٹو گراف کی تصویریں جو ہمارے لئے کتوں سے ہزاروں درجہ مفید تر ہیں کیا عموم حرمت تصویر سے مستثنیٰ نہیں کی جاسکتیں جس طرح مفید کتے عموم حرمت کلب سے مستثنیٰ کئے گئے۔ اکثر حالتوں میں انسان کی زندگی انہیں تصویروں پر موقوف ہے۔ آج یورپ، امریکہ، جاپان والوں نے ایسے علوم حاصل کرلئے ہیں جن سے اکثر قومیں جاہل ہیں۔ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ حیوانات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جن کو ہم دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ مخفی حیوانوں کے اعتبار سے ظاہر حیوان بالکل کم ہیں۔ یقین کیجئے کہ زمین کے تمام ظاہر حیوان، ان دقیق حیوانوں کی تعداد کے مساوی نہیں ہوسکتے جو اس انسان کے جسم میں موجود ہوتے ہیں جو طاعون یا چیچک یا ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہو۔ یہ تمام بیماریاں انہیں چھوٹے اور دقیق حیوانوں سے پیدا ہوتی ہیں جن کو ہم جراثیم کہتے ہیں ان خطرناک جانوروں سے بچنے کے لئے علماء یورپ نے ان جراثیم کا فوٹو لیا اور ان کو اصلی حجم سے لاکھوں بار بڑا کر کے انسانی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح کرنے سے ان حضرات نے خدا کے ہزاروں۔ لاکھوں بندوں کو خوفناک مصیبت سے بچالیا اور اس طرح حفظان صحت کی تدابیر اختیار کیں کہ ہر ایک ملک کی مردم شماری میں قابلقدر اضافہ ہوگیا۔ اگر یہ لوگ ان جراثیم کی تصویر نہ لیتے تو کون یقین کرتا جس کا یہ انجام ہوتا کہ یہ جراثیم اپنا کام نہایت آسانی کے ساتھ کرسکتے۔ غور کیجئے کہ فوٹو گرافی کے ایک عمل سے کس قدر خدا کی حکمت کا ظہور ہوا اور اس کی تدبیر کس طرح ہمارے سامنے جلوہ گر ہوگئی۔ تو پھر کیا ان تصویروں کے فائدے کتوں سے بھی کم ہیں؟ ہرگز نہیں اب مسئلہ بالکل صاف ہے جب کتوں کے ایک معمولی فائدہ کی بنا پر ان کی عموم کراہت باقی نہیں رہتی تو پھر فوٹو گراف کی تصویریں باوجود اپنے بیش بہا ہزاروں فائدوں کے کیوں مطلقاً ناجائز اور غیر مباح ہوسکتی ہیں اور کیوں ان کی کراہت نہیں دور ہوسکتی؟ آپ کو معلوم ہے کہ آج دق اور سل کے مریضوں کے پھیپھڑوں کا فوٹو لیا جاتا ہے پھر اسکے مطابق علاج کرکے ان کو مصائب کے خوفناک پنجوں سے نجات دلائی جاتی ہے۔ اب کتے اور تصویروں میں فرق یا مساوات آپ کی عقل پر موقوف ہے۔ ایک تو یہ کہ بکریوں کی حفاظت کی وجہ سے بالفعل بعض کتے کی کراہت ساقط ہوجاتی ہے دوم یہ کہ مریضوں کے پھیپھڑوں کی تصویروں کی وجہ سے ازالہ مرض کیا جاتا ہے تو کیا اس صورت میں بعض تصویروں کی حرمت جس کو ہم فوٹو کہتے ہیں عموم حرمت تصویر سے ساقط نہیں ہوسکتی۔ بکریوں کی حفاظت اہم ہے یا انسان کی حفاظت۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔

جب علماء جامع ازہر سے فوٹو گرافی کے متعلق سوال کیا گیا تو وہاں کے بڑے بڑے مختلف المذاہب علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ "جو تصویر حرام ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے ایک ایسی صورت بنائے جو حیوان کے مشابہ ہو۔ لیکن کسی حیوان کی صورت کو شیشے کے ذریعے جس کرلینا یہ تصویر ہی نہیں ہے اس بنا پر حرام بھی نہیں ہے جیسا کہ ایک شخص آئینے کے ذریعے اپنی صورت جس کرلیتا ہے اور یہ جس حرام نہیں ہے" اس فتوے سے تو یہ معلوم ہوا کہ فوٹو گرافی تصویر ہی نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ تصویر اور فوٹو گرافی دونوں کے مفہوم میں تضاد ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک دوسری آیت پیش کرتے ہیں۔ پہلے یہ آیت گزر چکی الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ فوٹو گرافی میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی کردینا۔ بعینہ جنگ بدر میں یہی صورت وقوع پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا۔ پھر آگے فرمایا۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرا لفشلتم۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قلیل فوج کو کثیر اور کثیر فوج کو قلیل بغیر کسی کمی کے آنکھوں میں دکھایا بعینہ اسی طرح فوٹو گرافی میں بھی بغیر کسی کمی کے قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل کردیا جاتا ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام انجام پاتے ہیں۔ مثلاً وہ شخص جو خلقنا السموات کی تفسیر لکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کرۂ آسمان کی تصویر بھی تفسیر میں دے تاکہ مطالعہ کرنے والا کماحقہ خدا کی قدرت سمجھ سکے اور یہ تصویر یقیناً جراثیم سے لاکھوں بار بڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار کی آنکھوں میں کثیر کرکے دکھایا اور کفار کو مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے قلیل کردیا اور خواب میں بھی رسول اللہ کی چشم مبارک میں ان لوگوں کو قلیل کردیا۔ یہ تمام صرف اس وجہ سے کیا تاکہ مسلمان جنگ میں بزدلی نہ دکھائیں بلکہ ہمت سے کام لیں اور آگے بڑھیں۔ پھر اسلام کی اشاعت ہو۔ اسی طرح فوٹو گرافی میں بھی نباتات، حیوانات اور فلک و کواکب وغیرہم کی تصویریں چھوٹی کرکے دکھائی جاتی ہیں تاکہ انسان خدا کی قدرت و حکمت سے واقف ہو اور علوم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ غرض مسلمانوں کی آنکھوں میں جیش کفار کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوئی کیونکہ اسلام کی اشاعت میں اشاعت علم ہے۔ اسیطرح فوٹو گرافی

حسن البیان۔ مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ (۳۸۷) [illegible] (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

میں بھی چیزوں کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوتی ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے پھر تصویر شمسی کس طرح حرام ہو سکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جنگ بدر والی آیتوں سے باشارۃ النص خدا کا یہی مقصود ہے کہ مسلمان بھی حسب موقعہ اسی طرح سے کام لیں بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کر کے دکھائیں تاکہ دراست میں کمال حاصل ہو اور یہ بغیر فوٹو ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا مذکورہ بالا آیت سے باشارۃ النص فوٹوگرافی کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر اس کو کس طرح مطلقاً حرام کہا جا سکتا ہے؟

تصویر سے متعلق جو قدیم شبہات کئے جاتے تھے وہ سب آج باد ہوا ہیں اور اس وقت ایک منصف کے نزدیک ان کا وزن کچھ بھی نہیں ہے۔ فافہم وما یعقلہا الا العالمون۔ (عبیدالرحمٰن رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد)

اہلحدیث شرعی نکتہ نگاہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے منع کی وجہ دستی صنعت نہیں بلکہ نفس تصویری ممنوع ہے تاکہ مسجود نہ ہو جائے۔ مضمون نگاران اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر جو چاہیں لکھیں دو ماہ تک مدت ہے۔

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمرآباد، مدراس

برادران ملت! اگر دنیا کے چاروں جانب نظر غائر سے دیکھا جائے تو مسلمان، اقتصادی، معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی غرضیکہ ہر حیثیت سے تباہی اور قعر ذلت میں پڑے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل قوم آج اگر کوئی قوم ہے تو صرف قوم مسلم ہے۔

ناظرین! کیا وجہ ہے کہ مسلمان قعر ذلت میں پڑے ہیں کیا اسلام ان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے یا وہ خود اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں؟ ناظرین! میں کہوں گا کہ اسلام کبھی بھی ان کو تباہی اور بزدلی کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہاں مسلمان خود اسلام کے قوانین مقدسہ پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام تباہی اور بزدلی کی تعلیم دیتا تو ہمارے اسلاف کو اتنی ترقی کیونکر ہو سکتی تھی۔ عرب کی وہ وحشی قوم جن کی حالت بیان کرنا گویا پانی کو ٹھنڈا اور آگ کو گرم کہنا ہے دیکھئے! مگر وہی جب اسلام کے قوانین اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتی ہے تو کس قدر ترقی کرتی ہے۔

اسلام اور اللہ کا تو یہ حکم تھا کہ ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ آپس میں ایک دل ہو کر رہو جماعت میں تفرقہ نہ کرو۔ ایک امیر کا حکم مانو۔ اپنی جماعت و ملت کی حفاظت اور بقائے قومی کے لئے جان کی قربانی کرو، ایثار کرو، اپنے مقاصد میں تعلیمات اسلامیہ کی تبلیغ میں اگر کوئی رکاوٹ ہو تو وطن کو ترک کرو۔ اولاد کی پرواہ نہ کرو مال و متاع کو حقیر سمجھو، دشمن سے پیٹھ نہ پھیرو، دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دو، شہوتوں کو مطیع کرو، کائنات عالم اور قوانین فطرت کا مطالعہ کرو۔ کان آنکھ اور ذہن کا صحیح استعمال کرو، نماز کی پابندی کرو، ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ، نفس کو قابو میں رکھو، غیبت نہ کرو، وعدوں کو پورا کرو، دنیا میں غالب بن کر رہو وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ مقدس احکام ربانی تھے جن پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ عرب جو شرک و بت پرستی میں رہنے کے باعث ایک مدت سے اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو کھو چکے تھے۔ مساوات و اخوت کے بجائے شقاق و نخوت میں سرشار تھے اور کل حزب بما لدیہم فرحون کی ایک زندہ تصویر تھے۔ ان قیود و بند سے آزاد ہو کر ان کے سینے نور ربانی سے منور ہو گئے۔ صاحب علم اور بابرکات ہو گئے۔ سب کے سب ایک ہی لڑی میں پرو دیئے گئے ایک خدا، ایک رسول، ایک جماعت، ایک مقصد، غرض ہر طرف وحدت ہی وحدت کا سماں نظر آنے لگا۔ کسی کی کسی سے کچھ کدورت نہ رہی۔ بے جان مجسمے جو کسی وقت میں ان کی قسمت کے مالک تھے حقارت و ذلت کے ساتھ ٹھکرا دیئے گئے۔ سب طرف خدا کی حکومت دلوں پر قائم ہو گئی۔ صفائی قلوب اور اتحاد کا زبردست مظاہرہ کیا گیا ایک مقصد لیکر اٹھے اور اس کی تکمیل میں وہ ثبات قدمی، جانبازی اور سرگرمی عمل دکھائی کہ آخر کار باطل پرستوں سے صداقت حق کی قوت کا لوہا منوا لیا۔

اب یہ بدوی عرب ایک منظم جماعت اور دین و دنیا کے مالک ہو گئے۔ ناظرین کرام! آپ نے دیکھا کہ ان احکام ربانی میں کیسی زبردست قوت و طاقت موجود تھی کہ تخریب کو تنظیم، افساد کو اصلاح، ضعف کو قوت، نفرت کو الفت، عداوت کو محبت، ذلت کو عزت، برائی کو نیکی، نااہلی کو لیاقت، بے حیائی کو حیاداری اور مردہ دلی کو زندہ دلی سے بدل کر راہ گم گشتہ کو سیدھی راہ پر لگا دیا۔

برادران ملت! اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ شرف صرف عربوں ہی کے لئے مخصوص تھا بلکہ قانون قدرت ہی یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم جب تک عبادت کا یہ مفہوم لیا گیا مسلمان محنت و مشقت کے عادی صبر و استقلال کے پہاڑ اور سرگرم عمل رہے ہر جگہ کامیابی نے انکا اقدام کیا اب تک جو کچھ میں نے بیان کیا وہ تمام ترقی اور اسباب ترقی کی کہانیاں تھیں۔ آئیے! ذرا آپ کو اس کا دوسرا پہلو بھی بیان کر دوں تاکہ آپ ہماری ترقی اور تنزل دونوں سے واقف ہو جائیں اور پھر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کریں۔ تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے تو قوموں کے زوال کا سب سے بڑا سبب آپ کو عیش پرستی ملیگا یعنی جب کوئی قوم تہذیب و تمدن کے زیور سے آراستہ ہو کر عیش و عشرت میں اپنی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہے تو اس کے فوجی محاسن یکسر فنا ہو جاتے ہیں اور اس کو ہمسایہ قوم کے حملہ کا مطلق خطرہ نہیں رہتا اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ جو قوم فوجی محاسن سے محروم ہوگی وہ ہمیشہ ذلیل و پست رہیگی اسی اصول کو قرآن کریم نے بار بار بیان کیا ہے اسی اصول کے سمجھ لینے کے بعد مسلمانوں کی تباہی کے اسباب کا تصور آپ کے ذہن میں آ گیا ہوگا۔ (باقی)

(۸۳۸)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

گذشتہ ہفتے سے آب زمزم کے متعلق بحث ہورہی ہے۔ آج ناظرین اس سے آگے پڑھیں

(مدیر)

پس یہ مختصراً کعبہ معظمہ کی منجملہ خصوصیات کے فضائل زمزم شریف کے ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائے۔ جس سے تقویۃ الایمان کی تائید اظہر من الشمس واضح ہے۔ اس کے سوا مدینہ طیبہ کے کنووں یا تبرکات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا منع ہونا تقویۃ الایمان میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا افتراء وبہتان ہے۔ معہذا جس خصوصیت سے تبرک جان کر زمزم کا استعمال ثابت اور موکد ہے کسی دوسرے کنوئیں کے پانی کا اس کی مثل جاننا بھی ثابت نہیں۔ البتہ انبیاء وصالحین کے تبرکات صحیحہ کو متبرک جان کر اس سے مشرف ہونا مستحب اور باعث اقتضائے محبت ہے جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی مستحب ہی لکھا ہے اس میں کیا جائے مقال ہے چنانچہ چند مواقع حسب احادیث صحیحہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

صحیح بخاری پارہ اول صفحہ ۱۳۵ میں حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے (یہ دونوں تابعین ہیں) میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو پہنچے ہیں مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تو فرمایا عبیدہ نے میرے پاس ایک بال بھی ہو جاوے تو دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے بال مبارک تقسیم فرمائے امام احمد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا ان کو خوشبو میں رکھو اور اس میں تبرک ہونا بالوں مبارک کا ثابت ہوا۔ فتح الباری۔ ایضاً پارہ اول صفحہ ۱۴۴ وپارہ ۷ صفحہ ۵۳ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں پانی منگا کر اس میں دونوں ہاتھ اور مونہہ مبارک دھویا اور اسی میں کلی کی پھر ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پیو اور اپنے مونہہ اور سینوں پر چھڑک لو اور خوش رہو دونوں نے پیالہ لیکر تعمیل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے بولیں میرے لئے بھی چھوڑ دو انہوں نے باقی ام سلمہ کو دیدیا:

نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضوء فرماتے تو صحابہ غسالہ وضو کو لیکر اپنے بدن پر پھیر لیتے۔

نیز پارہ اول صفحہ ۱۴۴ میں روایت ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مونہہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی فرمائی تھی اور صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء لینے پر آپس میں لڑتے تھے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا اور وہ سات برس کے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء کا پانی پیا۔ ایضاً صحیح بخاری پارہ ۵ صفحہ ۶۶ اور پارہ ۲۵ صفحہ ۵۲ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر حاشیہ دار بن کر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں نے آپ کے لئے بنی ہے کہ میں آپ کو پہناؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی آپ نے اس کا تہبند بنالیا پھر ایک شخص نے آپ کو پہنے ہوئے دیکھے کر عرض کیا کہ کیا اچھی ہے یہ مجھے دیدیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پس مکان میں تشریف لے گئے اور چادر اتار کر بھیجدی تو صحابہ نے اس کو ملامت کی کہ تو نے اچھا نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرمایا اور آپ ضرورت مند تھے اور تو نے آپ سے سوال کیا اور تو جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کو رد نہیں فرماتے ہیں تو اس نے جواب دیا قسم اللہ کی میں نے پہننے کے لئے نہیں سوال کیا بلکہ میں اس میں برکت کی امید رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا ہے اس چادر میں میرا کفن کیا جائے پس اس کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

ایضاً صحیح بخاری پارہ ۲۳ صفحہ ۳۷ مع فتح الباری روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا جس میں تبرکاً پانی پیا جاتا تھا اور عاصم الاحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک اور امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اس پیالہ مبارک کو بصرہ میں اور پیا اس سے اور وہ خرید اگیا تھا میراث نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہزار کو:

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۴ صفحہ ۷۴ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگ لپک لپک کر آپ کے غسالہ وضوء کو لیکر مونہہ پر ملتے تھے اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے تر ہاتھ سے اپنا ہاتھ تر کرکے مونہہ پر ملتا:

ایضاً پارہ ۲۴ صفحہ ۹۶ میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ہلا کر پانی دیدتیں۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اٹھے تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ اور بال مبارک جو گرے ہوئے تھے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع کر لئے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا:

علیٰ ہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا انتہی ازالۃ الخفا مقصد اول فصل پنجم صفحہ ۳۱۶۔

علاوہ بریں ہزاروں واقعات تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں جن کا شمار دشوار در دشوار ہے جو محب سنت ہی کے لئے باعث محبت ہیں۔ چنانچہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں:۔

"پس بجگوئم کہ مقامات انبیاء وکمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیارست وخارج از حد شمار کہ در احصار آں از دانش عامردم کہ از احاد امتیم منعزست

بہشتی زیور معہ بہشتی گوہر مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی قیمت ۶ ؍ (۸۳۹) (نمبرا اہلحدیث)

بل متعذر۔ محب ایشاں محب حضرت رب الارباب است و مبغض ایشاں مبغوض آنجناب محبت ایشاں باعث رفع درجات ست الخ "

یعنی پس میں کہتا ہوں کہ مقامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام ہر چند زیادہ سے زیادہ اور حد شمار سے باہر ہیں اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احادامت سے ہیں اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے۔ ان کا محب حق تعالیٰ کا محبوب ہے اور ان سے بغض رکھنے والا حق تعالیٰ کا دشمن ہے ان کی محبت باعث ترقی درجات ہے "

پس جبکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ میں وضوء وکلی مبارک فرمانا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس ماء مستعمل غسالہ مبارک کو تقرباً و تبرکاً پینا اور جسم پر ملنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا جو مولوی نعیم الدین کے طریقہ میں ناپاک بنجاست غلیظ تک ہے۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی مستند فقہ حنفیہ صفحہ ۱۴۸ میں مرقوم ہے :-

اما الماء المستعمل فتنجس بنجاسۃ غلیظۃ عند ابی حنیفۃ ۔ اور دیکھو اپنی فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۲۶۴ میں مرقوم ہے " ماء مستعمل طاہر ہے مطہر نہیں اس سے وضوء نہ ہوگا اور یہ پینا مکروہ۔ صحیح یہی ہے کہ اس سے پانی مستعمل ہوجائیگا اور اس سے وضوء صحیح نہ ہوگا نہ یہ کہ صرف کراہت "

پس مولوی نعیم الدین کی تبرا گوئی یقیناً شائبہ رفض ہے۔ کیونکہ اگر تبرک کی حد اعتدال سے بڑھ جاویگی تو البتہ ممنوع اور شرک تک کی بھی نوبت پہنچ جاویگی چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی شعب الایمان میں عبدالرحمٰن بن قراد صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم توضا یوماً فجعل اصحابہ یتمسحون بوضوءہ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما یحملکم علی ھذا قالوا حب اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من سرہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاورہ ۔

مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۴ ۔ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روز وضو فرمایا تو صحابہ نے آب وضو لیکر اپنے بدن پر ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اس کو کس لئے کرتے ہو تو عرض کیا گیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے باعث تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم میں سے جس کو خوش آوے کہ دوست رکھے اللہ اور اسکے رسول کو یا دوست رکھے اس کو اللہ اور اس کا رسول پس چاہئے کہ سچ بولے جس وقت بولے اور چاہئے کہ امانت کو ادا کرے جو امانت رکھی جاوے اور چاہئے کہ نیکی کرے اپنے پڑوسی سے جو اسکے پڑوس میں ہو "

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد رابع صفحہ ۱۳۵ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں :-

" یعنی دعوائے محبت خدا و رسول خدا یا امتثال ایں امور کہ تمسح باب وضوءست مثلاً چنداں مؤنت ندارد و بر نفس شاق نیست و ثابت نگردد عمدہ دراں امتثال اوامر و نواہی ست خصوصاً ایں امور کہ صدق حدیث و ادای امانت و حسن جوار ست

یعنی دعویٰ محبت خدا اور رسول خدا کا محض ایسی ہی باتوں پر موقوف نہیں ہے کہ مثلاً پانی وضو مل لیا جاوے کہ چنداں نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بہتر اس کے لئے بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے ہے خصوصاً یہ امور کہ صدق حدیث اور ادائے امانت اور احسان ہمسایوں کے ساتھ کرنا ہے "

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ ۲ میں رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھ کر مستند مانا ہے۔ البلاغ المبین صفحہ ۱ میں فرماتے ہیں :-

" مخفی نماند کہ تعظیم اشیاء منسوبۂ بزرگان دفعۃً موجب کفر اشراک نیست اما رفتہ رفتہ ایں داد عضال از حد خود گذشتہ بیماری نفاق پیدا آرد و ایں نفاق آنست کہ چوں علماء باللہ چنیں تعظیم کنندگان را مانع آیند ایشاں حیلہ و اعتذار غلبہ محبت بہ نسبت بزرگان دین میکنند و میگویند حرکات ما از بہ سبب غلبہ حال صادر میشود پس گاہے کہ ایں بیماری از حد خود میگذرد در دام شرک جلی گرفتار مے شوند سایضاً صفحہ ۱۴ نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدا تعالیٰ کردہ مے شود نسبت بقبور پیران خود باہتمام بجامے آرند چنانچہ تبرک نمودن غسالہ قبر بجائے آب زمزم "

یعنی یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تعظیم کرنا اشیاء نسبت کردہ بزرگان کا کلیۃً موجب کفر و شرک نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ داد عضال اپنی حد سے گزر کر مرض نفاق لے آتا ہے اور سبب اس نفاق کا یہ ہے کہ جو علماء ربانی ایسی تعظیم کرنے والوں کو مانع ہوتے ہیں یہ لوگ حیلہ اور عذر غلبہ محبت نسبت بزرگان دین کے کرتے ہیں اور کہتے ہیں حرکات ہمارے بسبب غلبہ حال کے صادر ہوتے ہیں پس اور کبھی کہ یہ بیماری اپنی حد سے گزر جاتی ہے شرک جلی میں صاف صاف گرفتار ہوجاتے ہیں۔ نیز مشابہت بعض عبادات میں کہ خانہ کعبہ میں حق تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے نسبت اپنے پیروں کی قبروں کے ساتھ اہتمام سے بجالاتے ہیں جس طرح تبرک جاننا غسالہ قبر کا بجائے آب زمزم کے انتہیٰ "

علیٰ ہذا خود مولوی نعیم الدین کے سرغنہ مولوی صاحب بریلوی السنیۃ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ رضوی پریس بریلی کے صفحہ ۷۱ میں لکھتے ہیں :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار وں طرح جس کا انسداد فرمایا ہے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ان کے کمالات عالیہ دیکھ کر حد سے گزری اور انکو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئے ہمارے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات اعلیٰ کی برابر کس کے کمال ہو سکتے ہیں جتنے کمال ہیں سب حضور ہی کے کمال کے پرتو اجلال ہیں " ایضاً " لہٰذا حضور اقدس بالمؤمنین رؤف رحیم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کیلئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمائی کلمۂ شہادت میں رسول سے پہلے عبدہ

فتاویٰ

س عــ۱۸۵ } سمع موتیٰ یعنی ہر ایک مردہ آدمی اور انتقال شدہ ولی وغیرہ دنیوی باتیں سن سکتے ہیں یا نہیں

(محمد امیر الدین از زنجبار)

ج عــ۱۸۵ } قرآن مجید کے زمانہ نزول میں مشرکین عرب اور عیسائی وغیرہ جن جن بزرگوں کو پکارتے تھے ان میں نبی اور ولی بھی تھے ان سب کو ایک جا کر کے فرمایا وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآءِھِمْ غٰفِلُوْنَ o وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ o (پ ۲۶ ع ۱) یعنی جو لوگ اللہ کے سوا لوگوں سے دعائیں کرتے ہیں ان سے بڑا گمراہ کون ہے؟ حالانکہ وہ (جن کو پکارا جاتا ہے) ان پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب قیامت میں لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت (دعا) سے انکار کر دیں گے؛

یہ آیت صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ اولیاء اور انبیاء کو اس دعا جیسے واقعات کا علم نہیں یہ انتہائی بات ہے کہ وہ اپنے پکارنے والوں کی پکار سے بھی بے خبر ہیں اور قیامت کے روز جب ان کو خبر ہوگی تو وہ ان پکارنے والوں کے دشمن اور منکر ہو جائیں گے۔

س عــ۱۸۶ } بعد مرگ ولی یا نبی کی کرامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج عــ۱۸۶ } معجزات اور کرامات دو قسم کی ہیں ایک عملی، دوم علمی۔ عملی یہ ہے کہ ان کے ہاتھ (ذریعہ) سے خلاف عادت کوئی کام ہو جائے جیسے شق القمر وغیرہ یہ تو بعد انتقال ختم ہو جاتا ہے۔ علمی یہ کہ آئندہ زمانے کے متعلق کوئی خبر دی ہو وہ بعد انتقال پوری ہو جائے اس قسم کی کرامت بعد انتقال بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یا فرمایا تھا میرے بعد اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے معجزات یا کرامات بعد انتقال بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

س عــ۱۸۷ } کیا دوسرے کے خطوط بغیر اجازت بالقصد پڑھنا کہ شرعی نقطہ نگاہ سے جائز ہے یا ناجائز

(خریدار اہلحدیث نمبر ۶۵۴۵)

ج عــ۱۸۷ } کھلا کارڈ پڑھنا منع نہیں۔ بند ملفوف پڑھنا منع ہے کیونکہ وہ محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س عــ۱۸۸ } ایک شخص مروت پور میں ہیں جن کا نام بودھن خان ہے ان کا دو قطعہ مکان ہے۔ ایک قطعہ مکان میں خود بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک قطعہ مکان میں ان کی پوتوہ رہتی ہیں بودھن خان نے اپنے پوتوہ کے ناراضگی کی وجہ سے خانہ خرچہ دس بارہ روز تک نہیں دیا تھا۔ لڑکا اپنے باپ کے یہاں کھاتا ہے۔ ان کی پوتوہ نے پنچ لوگ کے یہاں دادخواہ ہوئیں کہ ہمارا شوہر اور خسر ان دونوں آدمیوں میں سے کوئی آدمی کھانا خرچہ نہیں دیتا ہے آپ لوگ بودھن خان سے کہہ کر کھانا خرچہ دلوا دیجئے۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر گئے۔ پنچ لوگوں نے ابھی کچھ بھی سوال نہ کیا تھا کہ یک بیک بودھن خان نے پنچ لوگوں کو گالی دیا۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر سے واپس چلے آئے اس وقت سلطان پور، مروت پور ان دونوں موضع کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رائے پاس کر کے بودھن خان کو ذات سے کھانا پینا مرنا جینا ہر ایک باتوں سے ترک کر دیا اور پنچ لوگوں نے کہا کہ جو شخص اس کا ساتھ دیگا اس کا بھی بائیکاٹ کر دینگے۔ حالانکہ بودھن خان اپنے پوتوہ کو کھانا خرچہ برابر دیتے تھے اور دیتے آئے پوتوہ نے جھوٹ تہمت لگا کر پنچوں سے کہی تھی۔

مروت پور میں ایک شخص کے ہاں میت ہوئی اس میت کو مٹی دینے کے لئے میت کے مورث کے دروازہ پر بودھن خان بھی گئے۔ صاحبان مروت پور و سلطان پور نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان میت کے ہمراہ نہ جائے ورنہ ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔ بودھن خان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو میت کے مورث کے دروازہ پر سے واپس اپنے دروازہ پر چلے آئے۔ بودھن خان بہ حیثیت مسلمان ہونے کے پیچھے سے قبرستان گئے پھر ان لوگوں نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان اگر ہم لوگوں کے ساتھ میت کا جنازہ پڑھیں گے اور مٹی دیویں گے تو ہم لوگ نہ نماز جنازہ پڑھیں گے نہ مٹی دیویں گے۔ اس مجلس میں میت کے مورث کے دروازہ سے قبرستان تک دو مولوی بھی موجود تھے جن کا نام مولوی محمد سعید خان صاحب و مولوی محمد مہدی خان صاحب ہیں ان لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ میت آٹھ بجے شب کو ہوئی تھی۔ دس بجے دن تک طیاری ہوتی رہی۔ بودھن خان ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ اور معافی کا خواستگار ہوا کہ مجھ کو جنازہ کی نماز اور مٹی سے مت روکیں۔ پنچ لوگوں نے نہیں مانا اور بہت رنج ہو کر میت کے مورث پر دباؤ ڈالا۔ دباؤ دینے سے میت کے مورث کو مجبور ہو کر کہنا پڑا کہ بودھن خان آپ چلے جائیے۔ آخر کار بودھن خان کو پنچ لوگوں نے قبرستان سے نکال دیا نہ جنازہ کی نماز پڑھنے دی نہ مٹی دینے دی۔ ایسی حالت میں ان مولویوں پر اور ان پنچوں پر صحیح حدیث و قرآن شریف سے مطلع کریں کہ کیا فتویٰ عاید ہوگا۔

(رمضان احمد خان موضع مروت پور)

ج عــ۱۸۸ } پنچ قوم نے اتفاق سے بنائے ہونگے اس لئے بودھن خان نے ان کو گالیاں دیکر بہت برا کیا۔ پنچوں نے بودھن خان کو جنازہ سے روک کر برا کیا۔ دونوں خدا سے معافی مانگیں۔ بودھن خان توبہ کے علاوہ پنچوں کی اطاعت کا وعدہ کرے اللہ اعلم۔

(از داخل غریب نند)

س عــ۱۸۹ } حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعات تراویح کی کوئی حدیث صحیح آئی ہے یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۱۰۳۷۳)

ج عــ۱۸۹ } کسی صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت ثابت نہیں۔ گیارہ رکعتیں صحیح روایات سے ثابت ہیں (بخاری)

(فتاویٰ نذیریہ مصنفہ مولانا نذیر حسین صاحب (۱ سہم) ...)

متفرقات

مکرر یاددہانی | مندرجہ ذیل خریداروں کو مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے جس کی اطلاع بھی آپ کو اہلحدیث ۲۶-جولائی میں کر دی گئی تھی آج (۱۸۔ اگست) تک آپ کی طرف سے قیمت اخبار نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہوئی ہے۔ اگر ۲۹۔ اگست تک وصول نہ ہوگی تو نمبر ۳۰۔ اگست کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا

وی پی واپس نہ کریں | اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی وصول نہ کر سکیں تو ازراہ عنایت اسے واپس نہ کریں۔ کیونکہ اس سے طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ ہاں آپ وی پی مذکور کو ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں بطور امانت رکھوالیں اور پھر وصول کرلیں مگر واپس ہرگز ہرگز نہ کریں۔

۱۵۱۲ - ۲۰۰۳ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۲ - ۲۴۵۴ - ۳۶۴۳ - ۵۱۱۱ - ۵۵۹۱ - ۵۵۹۵ - ۶۵۲۱ - ۷۰۷۰ - ۸۰۱۹ - ۸۰۲۱ - ۸۰۴۴ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ - ۸۰۷۰ - ۸۲۵۹ - ۸۴۶۲ - ۵۵۳۱ - ۸۵۵۴ - ۸۵۹۲ - ۸۶۰۸ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۹۶۱۷ - ۹۶۲۷ - ۱۰۰۴۷ - ۱۰۱۴۴ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۰۲ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۱۱۱۲ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۴۳۷ - ۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۴۴ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۵۲ - ۱۱۴۶۲ - ۱۱۴۶۵ - ۱۱۴۶۶ - ۱۱۴۶۸ - ۱۱۵۳۵ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۶۲ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۳ - ۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۷۱۸ - ۱۱۷۲۰ - ۱۱۸۳۳ -

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے | خریداران ذیل کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے ان کی صرف قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے۔ پرچہ وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ بصورت دیگر اخبار روک لیا جائیگا۔

۳۲۹۰ - ۵۷۱۲ - ۶۳۳۶ - ۷۴۵۳ - ۸۳۵۷ -

۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۹۳۰ - ۹۹۹۱ - ۱۰۳۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۷۶۳ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۳۰ - ۱۱۵۵۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۷۲۱ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۹۵ - ۱۱۹۱۱ -

ماہ ستمبر کا حساب دوستاں | آئندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا

مبلغات تقسیم کر دیئے گئے | ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۲۱۷ نے مبلغ پانچروپیہ مندرجہ ذیل مدات کے لئے بذریعہ رجسٹری ارسال کئے تھے جو تقسیم کر دیئے گئے۔ غریب فنڈ عہ۔ اشاعت فنڈ ۶/۔ اہلحدیث کانفرنس ۶/

بیرون ہند | مثلاً چین، جاپان، جزائر فجی، مارشیس، امریکہ، افریقہ، بغداد، ایران، افغانستان وغیرہ وغیرہ ممالک میں کوئی پیکٹ وی پی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ لنکا میں وی پی جا سکتا ہے مگر اس پر محصول ڈاک ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے اس لئے مذکورہ ممالک کے اصحاب حتی المقدور ترسیل زر مندرجہ ذیل طریق سے کیا کریں۔

(۱) جہاں سے منی آرڈر آ سکتا ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجیں۔ مثلاً لنکا۔ مارشیس، برما وغیرہ۔

(۲) بذریعہ پوسٹل آرڈر جس پر وصول کرنے کا مقام ہندو سبھا کالج لکھا ہوا ہو۔

(۳) بذریعہ چیک جو امپیریل بنک امرتسر کے نام ہو۔

مارگزیدہ کا علاج | اگر کسی صاحب کو سانپ، بچھو یا اس قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹے کا فوری علاج معلوم ہو یا کوئی مجرب عمل (بشرطیکہ شرکیہ نہ ہو) وغیرہ یاد ہو تو ازراہ ہمدردی مجھے مطلع فرمائیں اس سے نفع زر مقصود نہیں بلکہ خدمت خلق پیش نظر ہے ماسٹر محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی۔ اے۔ جمال آردی مقام خاص چین پور ضلع شاہ آباد۔

نوٹ:۔ بہتر ہو کہ بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جاوے تاکہ عوام فائدہ حاصل کر سکیں۔ (محرر دفتر)

مقدس رسول | بجواب رنگیلا رسول و وچتر جیون کی دوسری ایڈیشن ختم ہو چکی ہے اب تیسری ایڈیشن کی کتابت و طباعت شروع ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی یہ کتاب مکمل ہو جائے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے | اکثر اصحاب تبدیل پتہ کی اطلاع دیر بعد دیتے ہیں اور پھر اخبار نہ ملنے کی شکایت بھی کرتے ہیں لطف یہ ہے (بعض احباب اسقدر سہل انگاری سے کام لیتے ہیں) کہ شکایت تو بڑے زور دار الفاظ و طعن آمیز طریق پر کرتے ہیں اور آنجناب اپنا نام مبارک اور نمبر خریداری تک تحریر نہیں فرماتے جس پر تعمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے اور زیادہ شاکی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نمبر خریداری ضرور درج ہونا چاہئے (محرر دفتر)

یہ منی آرڈر کس نے بھیجا | ۵۔ اگست کو دفتر ہذا میں ایک منی آرڈر موصول ہوا ہے۔ جس پر پتہ گجراتی زبان میں تحریر ہے صرف ڈاک خانہ کی مہر اندور طرز بمشکل تمام پڑھی گئی ہے۔ سو وہ صاحب اطلاع دیں کہ یہ رقم کس غرض کے لئے ارسال کی گئی ہے۔ جواب بھیجتے وقت ڈاکخانہ کی وہ رسید جس پر دفتر اہلحدیث کی مہر لگی ہوئی ہے واپس آنی چاہئے۔ (" ")

نوٹ | بارہا عرض کیا گیا ہے کہ تمام خط و کتابت وغیرہ اول تو اردو زبان میں کیا کریں نام و پتہ و دیگر مضمون صاف خوشخط تحریر ہونا چاہئے ورنہ انگریزی میں ہو مگر اس میں بھی خوشخطی کی شرط ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

قادیان میں تین زلزلے | بہار و کوئٹہ میں زلزلے پشاور و ایبٹ آباد میں آتشزدگی کی وارداتیں تمام ہندوستان میں ماتم بپا کر رہی ہیں مگر مرزائیوں کے گھر گھی کے چراغ جل رہے ہیں بجٹ سے ٹریکٹ شائع کر دیئے کہ یہ تمام واقعات ہمارے مرزا صاحب کی پیشینگوئیوں کے مطابق ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر بعض کم علم مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں اکثر متذبذب ہو رہے ہیں مگر ان کو راہ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے چنانچہ حال ہی میں صرف اشتہار مذکورہ بغرض تبلیغ شائع کیا گیا ہے جمیں مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ ہر دو زلازل ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ہرگز ہرگز نہیں آئے یہ محض امت مرزائیہ کا ڈھونگ ہے

ملکی مطلع

قابل توجہ اگزیکٹو افسر صاحب امرتسر

جناب من! آج ایک ضروری بات آپ کی توجہ میں لاتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ نوٹ پڑھتے ہی آپ اس پر کامل توجہ فرمائیں گے۔ بلدیہ امرتسر نے دروازہ لاہوری اور لوہگڑھ کے درمیان پارک بنوایا ہے۔ پبلک کمیٹی کی شکرگذار ہے۔ اس کے متعلق تین امور قابل توجہ ہیں۔

اوّل تو یہ کہ جدید دروازہ کے سامنے باغ میں داخل ہونے کے لئے راستہ نہیں بنایا گیا۔ دوسرے پارک کو ملاحظہ کرنے سے اس امر کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ بوجہ میدان قلعہ خالی ہونے کے شام تک برابر دھوپ رہتی ہے جو سخت تکلیف دہ ہے جس کی وجہ سے خرد و کلاں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پارک کے مغربی جانب نیم وغیرہ کے درخت لگا دیئے جائیں تو بہت مفید ہوں تیسرے پارک کے ساتھ ہی جنوب شمال خصوصاً جانب شمال دو نالے ایسے گندے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ان کے قریب سے بغیر ناک بند کئے کوئی گذر سکے۔ ایک دفعہ ملاحظہ کرنے سے اہل شہر کی یہ تکلیفیں دور ہو سکتی ہیں۔ (جائے امید خالی نیست)

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

آج سے پہلے دو دفعہ ہم نے ایک پبلک تکلیف پر افسران ضلع کو توجہ دلائی ہے جس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس ہفتہ حیدرآباد سندھ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس تکلیف پر توجہ کی ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ رات کو ہر محلے میں اونچے اونچے مکانوں پر عیاش لوگ گراموفون بجاتے ہیں۔ جس سے غریب طبقہ (مزدور لوگوں کی نیند) خراب ہوتی ہے۔ یہ عیش پسند لوگ تو دن کو آٹھ نو بجے اٹھتے ہیں مزدور لوگوں کو صبح سویرے ہی اٹھنا ہوتا ہے۔ اس لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم جاری فرمائیں کہ گراموفون سننے والے اپنے مکانوں کے نچلے درجوں میں بجایا کریں جس سے ان کے عیش میں بھی کمی نہ آئے گی اور غرباء کو بھی تکلیف نہ ہوگی امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس ضروری کام پر توجہ فرماویں گے۔

ہندوستانیوں کی پارٹیاں

اخبار "پرتاپ" (لاہور) نے ہندوستانیوں کی پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں غیرت قومی ہو تو ایک تازیانہ عبرت ہے۔ پرتاپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

> جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان میں اس وقت تک ایک ہی پارٹی ہے جسے بجا طور پرائیویٹ پارٹی کا نام دیا جا سکتا ہے اپنے وطن سے انہیں کوئی واسطہ نہیں اپنی جماعت کا نام ضرور ان کے لبوں پر ہے لیکن درحقیقت وہ اپنے ذاتی اغراض کی سیری چاہتے ہیں
> (۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

ہم ان واقعات کی تردید نہیں کرتے بلکہ ان کو مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت کہتے ہیں۔ لیکن پرتاپ نے اسکے ساتھ ہندوؤں کی پارٹیوں کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے وہ بھی قابل شنید و قابل داد ہے۔ لکھا ہے:۔

> ہندوؤں میں البتہ کئی پارٹیاں ہیں ان دونوں کے بین بین ہندوؤں کی ایک تعداد ایسی ہے جو بعض امور میں کانگرس کے ساتھ ہے اور بعض میں ہندو سبھا کے کانگرس مسلمان کے منہ آنا نہیں چاہتی اور ہندو سبھا انگریز سے لڑنا نہیں چاہتی
> (پرتاپ لاہور ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث پرتاپ نے کانگرس کو خاص ہندوؤں کی پارٹی قرار دے کر ان مسلمانوں کو مزید نفرت دلائی جو کسی غرض سے کہا کرتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی ہے خیر یہ تو ایک معمولی فقرہ ہے۔ ہم پرتاپ اور اس کے دیگر ہم نواؤں کو ان کی روش پر توجہ دلاتے ہیں کہ آج تم کانگرس کو سب سے بڑی باقاعدہ پارٹی کہتے ہو (اور حقیقت یہ ہے کہ کانگرس ہندوستان میں ہندوستانیوں کی قائم مقام جماعت ہے) یہ وہی کانگرس ہے جس کو صوبہ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے اسمبلی کے لئے ایک ممبر بھی نہ دیا تھا۔ ہاں اس حالت میں بھی مسلمانان بنگال نے مولوی عبداللہ الباقی کو اپنا نمایندہ کانگرس کو دیا۔ یہ ہندوؤں کی خود غرضی نہ تھی؟ پنڈت مالویہ جی اور ان کی پارٹی کی بغاوت نہ تھی؟ اس سے پہلے بھی جب کانگرس نے دہلی کے لئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا تھا تو ہندوؤں کے بڑے لیڈر لالہ لاجپت رائے جی نے آصف علی کے مقابلے میں ایک اور شخص کو کھڑا کر کے مسٹر آصف علی کو گرایا نہ تھا؟ کیا یہ فعل خود غرضی یا بغاوت نہ تھا؟

سچ تو یہ ہے کہ کانگرس جو بقول پرتاپ ہندوؤں کی بڑی منظم پارٹی ہے اس کو ہندوؤں ہی سے زیادہ نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے مگر ہندو پریس پھر بھی مسلمانوں کو مورد عتاب بناتا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر ہندوان پنجاب اور بنگال نے کانگرس سے جس قدر بے وفائی کی ہے وہ تاریخ ہند میں نمایاں جگہ پائے گی۔ صرف اس بات پر کہ کانگرس کا ایک فیصلہ ہندوؤں کے خلاف منشا تھا۔ کیا سیاسی یا اخلاقی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی منظم جماعت کا فیصلہ کسی فرد یا افراد کے خلاف ہو تو اسکے مقابلے پر کھڑے ہو جائیں۔ پھر تو کانگرس سے یہ وعدہ لینا چاہئے کہ کسی پارٹی کے خلاف کوئی تجویز پاس نہ کرے ورنہ وہ پارٹی خفا ہو کر بغاوت کر دیگی کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور ہونا جائز بھی ہے؟

ہندو پریس کے ممبرو! منظم قومی جماعت سے اختلاف رائے کی صورت میں بغاوت کرنا سے

کھوجی کون دھرم ہے

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے بڑی [illegible] (۸۴۳)

ahmadimuslim.de

مسلمانان عالم کے نام اپیل

یہ حقیقت ہے کہ برلن میں ۱۹۲۲ء سے ایک مسلمانانِ عالم مقیم دربرلن کی واحد منظم شدہ جماعت بنام جماعت اسلامیہ برلن موجود ہے۔ اور اس جماعت میں تمام مسلمانوں کی اقوام موجود ہیں اور ہر مسلمان اس جماعت کا ممبر نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے جماعت اسلامیہ کی امداد کہیں سے نہیں ہوتی بلکہ صرف ممبران چندہ دیکر اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جماعت اسلامیہ برلن نے اس وقت اس بات کی کوشش نہیں کی کہ ایک مسجد تعمیر کی جائے اور خواہ مخواہ غریب ہندوستان کا پیسہ برباد نہ ہو۔ ۱۹۲۳ء میں فرقہ احمدیہ برلن میں وارد ہوا اور مسجد تعمیر کی۔ کیونکہ بہت زیادہ رقم ہندوستان سے تمام مسلمانوں سے جمع کر کے برلن لائے۔ جماعت اسلامیہ نے کوشش کی کہ مل کر کام کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا لیکن احمدیہ فرقہ نے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کر دیا اور احمدیہ فرقہ نے مسلمانان عالم مقیم دربرلن سے علیحدہ ہو کر مسجد تعمیر کی۔ لیکن خوبی یہ کی کہ مسجد کا نام رجسٹر میں بطور ذاتی ملکیت چڑھوا دیا۔ وہ دستاویز جو جماعت اسلامیہ نے جرمن کچہری سے منگوائی ہے اس میں لکھا ہے کہ مولوی صدر الدین مقیم لاہور (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا اور پہلے متولی برلن میں مقرر ہوئے) ہیں۔ اس دستاویز کا پورا پتہ لکھا جاتا ہے:۔

Schriflich Auszug
Abt. 5. Wilmersdorf. 3700/32

اس سے صاف پتہ چل گیا کہ مسجد جمہور کی ملکیت نہیں بلکہ ذاتی ملکیت ہے اور ہر متولی مختار کل ہے۔ چنانچہ ایک احمدی متولی مولانا مولوی فضل صاحب درانی نے مسلمانوں کی مسجد کو سولہ ہزار مارک پر رہن کر دیا جس کی وجہ سے اسلام کی بہت زیادہ بے عزتی ہوئی اور اسلام اور مسلمانوں پر بہت زیادہ دھبہ آیا۔ اور اب جو کچھ مسجد میں ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلمانانِ عالم مقیم دربرلن ہیں۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانانِ عالم مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد تک جہاں تک ہو سکے فیصلہ کریں اور ہم مسلمانوں پر رحم کریں یہ مذہب اسلام کا کونسا مسئلہ ہے کہ مسجد ذاتی ملکیت بنی رہے۔ کیا تو مسجد مصری ادارۂ تعلیم برلن کے تحت میں کر دی جائے کیا کوئی عالم ہندوستان سے روانہ کیا جائے کہ وہ صرف امامت کا فریضہ ادا کرے اور ملکیت صرف جمہور کی رہے۔ ہم مسلمانان برلن اس وجہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ معاملہ بہت زیادہ نازک ہے اور خدشہ ہے کہ کہیں اور زیادہ یہ معاملہ طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام

راقمان مسلمانانِ عالم مقیم دربرلن۔

حبیب الرحمان قریشی۔ حسن محمد البشاری۔ احمد بدوی (مصری) عبداللہ خضاب (ترکی) محمد ابن احمد (مراکو) عبدالعزیز الجاپاش (عرب) فاطمہ الجاپاش (جرمن نومسلم) ابو زاہد سدحی۔ عزیز محمد ناصر۔ محمد لطیف۔ عمرزالی (مراکو) محمد الطاج (مراکو) ریاض احمد محمد صدر جماعت اسلامیہ برلن۔ ڈاکٹر فرید زابط (مصری) عبداللطیف عبدالوہاب (مراکو) حیدر کریم جعفری (ہندی) منظور الدین احمد (ہندی) محمد کاساکت (روسی) ذکریا۔ م۔ حسن الرحمان احمد بداور۔ (مولانا مولوی) الشیخ انکار (جامعہ ازہر) حسن حسن احمد۔ محمد ذکریا ہاشمی (پروفیسر برلن علوم شرقیہ) محمد غنی اخو۔ محمد حسن ہوفمن (جرمن نومسلم) وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:۔ اصلی دستاویز معہ دستخط کے جماعت اسلامیہ برلن کے دفتر میں موجود ہے۔ جو چاہیں دیکھ لیں علاوہ ازیں ہم اخبارات کے بہت بڑے مشکور ہونگے اگر وہ جب مضمون چھپے ایک نسخہ روانہ کر دیں۔ تمام اسلامی جرائد کا فرض ہے کہ وہ مسلمانان ہند تک اس اپیل کو پہنچائیں۔ پتہ جماعت اسلامیہ۔

Islamische Gemeinde
E.V. Berlin-Grunewald.

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ میں نوجوانوں اور کاریگروں کو کپڑا رنگنے سلفٹ کرنے کپڑے کو "آب" دینے اور اس پر چھاپ لگانے کا کام جدید سائنٹفک طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ ادارہ مذکورہ کا آئندہ سیشن ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔ اس میں تین مختلف جماعتیں ہیں۔

(۱) فورمین ڈائر کلاس (۲) آرٹیزن ڈائینگ کلاس اور کیلیکو پرنٹنگ کلاس۔ ان میں داخلہ کے لئے جملہ درخواستیں ۳۱۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پیشتر ڈائینگ ایکسپرٹ شاہدرہ کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ ڈائینگ ایکسپرٹ سے انسٹی ٹیوٹ مذکور کے پراسپکٹس منگائے جا سکتے ہیں تھوڑے سے طلباء کے لئے ہوسٹل میں قیام و طعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور ان کی فیس میں رعایت کی جاتی ہے۔

جن طلباء کو انسٹی ٹیوٹ مذکور کی فورمین ڈائر کلاس کو پاس کئے کم از کم دو سال گذر چکے ہوں یا جو پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجویٹ ہوں جنہوں نے ایپلائڈ کیمسٹری میں رنگریزی کو بطور خاص مضمون کے لیا ہو وہ تیس تیس روپے ماہوار کے وظیفہ کے حقدار ہونگے یہ وظائف ساڑھے نو ماہ تک ملتے رہینگے جو امیدوار یہ وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں ڈائینگ ایکسپرٹ کے نام ستمبر ۱۹۳۵ء کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر ارسال کریں۔

لاہور۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل ۔ پروفیسر لوتھارب سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو اور آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

تحریفات مرزا۔ مرزائیت کی تردید میں ایک نظم (۳۲ صفحہ) ... قیمت ۱/ (دفتر اہلحدیث)

اکسیر ہاضمہ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت سی بار پڑھ چکے ہیں کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہانا۔ کھانا ہضم نہ ہونا۔ طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ر محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

۳۱/۲۵

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتا ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دُھندلا، دھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش، وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو کیسو لاثانی اور نہائت مفید ثابت ہوا ہے بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا و عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلاصرفہ منگوا کر آزمائیے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہوا اس سفوف سے ہوگا۔ یعنی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں اگر آپکو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپکے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمتمیں جائیگا۔ مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا، وغیرہ فی تولہ ۲ر، عہ۔ ۸ر۔ ۶ سے ۔ صہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶ر۔ سے ۔ صہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ، گل روغن وغیرہ فی سیر ۸ر۔ عہ۔ سے ۔ للعہ۔ صہ۔ سے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

نورالحسن انوارالحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۲/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد طلا ضعف و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (ہے) (ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہائت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ (منیجر پریس)

۶۴/۱۵

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸ر۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۴۵)

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل: "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں۔" (۲۰ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہو "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور باا‌ثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔" (۱۶ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا: "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔" (۲۳ جولائی ۳۵ء) (مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل
سفری خمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ
تمام دنیا میں بینظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی
اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۲۵ش
(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲ر

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

حیات طیبہ
سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح

آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کے وجوہ اور تمام لڑائیوں کا حال۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر قصور

غلام فاطمہ زوجہ علم الدین خواجہ ساکن قصور

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان

درخواست زیر آرڈر ۳۳ رول ۲ ضابطہ دیوانی برائے اجازت کرنے دعوے بصیغہ مفلسی دعوےٰ تنسیخ نکاح

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعیہ نے درخواست آرڈر ۳۳ رول ۲ بمراد حصول اجازت بصیغہ مفلسی عدالت ہذا میں گزاری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم مورخہ ۲۹ ۸/۳۵ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر جو عذر نسبت درخواست کے رکھتے ہو پیش کرو اگر تم حاضر عدالت تاریخ مقررہ پر نہیں آؤ گے تو یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۹ ۸/۳۵

دستخط حاکم مہر عدالت

شیعہ مشن کی تردید میں
کتب ذیل قابل مطالعہ ہیں

خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت۔ اس میں خلافت اصحابؓ ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی قیمت ۱ر

رسالہ مجددیہ۔ رسالہ ہذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی نے شیعہ مذہب کی تردید میں فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا جس میں موصوف نے شیعہ مذہب کے تمام اعتراضات کے جوابات احسن طور سے دیئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت ۸ر

تبصیر بجواب اشتہار تنویر۔ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں شیعوں کی پیشکردہ روایات متعلقہ خم غدیر کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے۔ مفت۔ محصول ڈاک ۱ر

کتب عملیات و تعویذات

قرآن کے عملیات۔ قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات، ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزق، تعقیب شناخت چور، قضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد، حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا، آیندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

رسول اللہ کے عملیات۔ اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۵ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

آریہ مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہٗ

حق پرکاش۔ اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ (۱۵۹) سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲ر **الہامی کتاب**۔ وہ تحریری مباحثہ جو مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر **ترک اسلام** (بجواب ترک اسلام) اُن اعتراضوں کا دالمقدر جواب ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہوکر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت صرف ۸ر

بحث تناسخ۔ وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۲ر

حضرت محمد رشی۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت وید اور انجیل، اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر **حدوث وید**۔ اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱ر

اصول آریہ۔ آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲ر **الہام** یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر **شادی بیوگان اور نیوگ**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱ر

القرآن العظیم۔ اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر۔ **جہاد وید**۔ جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے اور آریوں کا منہ بند کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر۔ **مقدس رسول**۔ آریوں کے ایک زہریلے رسالے یعنی "رنگیلا رسول" کا معقول مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸ر یہ رسالہ مکرر زیر طبع ہے۔ **نکاح آریہ**۔ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴ر **نماز اربعہ**۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرکے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۲ر **ہندوستان کے دو ریفارمرز**۔ سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ، ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **ثمرات تناسخ**۔ رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہوجاتا ہے کیونکہ تناسخ کو صحیح مان کر نظام عالم کا قائم رہنا قریباً محال معلوم ہوتا ہے۔ قیمت ۴ر **سوامی دیانند کا علم و عقل**۔ ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ ۱ر

کتاب الرحمٰن۔ آریوں کی ایک مشہور کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قیمت ۹ر

(تصنیفات دیگر مصنفین)

ابطال الہام وید۔ مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ
(۸۴۷ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہوسکتے۔ آجتک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت ۶ر **عجائبات آرین فلاسفی**
اس رسالہ میں آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ ۴ر

ویدوں کے ظاہر کنندہ۔ مصنفہ مولوی ناصرالدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیوجی صاحب۔ جس میں محققانہ طور پر اپنشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قیمت ۲ر **پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ**۔ اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا گیا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ قیمت ۳ر **قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب**۔ اس رسالہ میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳ر

از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟ اس رسالہ میں آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر **پیدائش دنیا از روئے وید**
اس میں وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر **اسلامی اور آرین توحید**۔ توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتاب کے حوالجات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲ر

قدیم آریوں کی مذہبی کتب۔ اس میں وید اور اپنشدوں کی اندرونی

شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف۔ ۸ر

داعی اسلام۔ اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

ابطال تناسخ۔ مصنفہ مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری۔ مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید کتاب۔ قیمت ۳ر

حدوث مادہ۔ اس رسالہ میں حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر۔ **حدوث روح۔** آریہ روح کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

وید کا بھید حصہ اول و دوم۔ اس میں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

آریہ دھرم کا انصاف۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **آریوں کا خوفناک ایشور۔** آرین پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر۔ **ویدک ایشور کی حقیقت۔** یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۳ر

وید اور سوامی دیانند۔ مصنفہ غازی محمود صاحب دھرمپال بی۔ اے۔ جو "دودھ جو سر چڑھ بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر۔ **بت شکن۔** غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکے کر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہو گیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶ر

تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ اس کتاب میں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اس کو گناہ پرست کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کتاب کیا ہے آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶ر

کفر توڑ۔ اس کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہو رہا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶ر

شدھی توڑ۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر **جزء عار۔** کفر توڑ کے جواب میں آریوں نے جو ٹیلکش توڑ لکھا تھا۔ اس کا مختصر جواب اس قابل ہے کہ ملک میں بکثرت تقسیم کیا جائے۔ قیمت ۱ر

تحفۃ الہند۔ مع کتھا سلونی۔ مصنفہ مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب بیسیوں مرتبہ چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں ہے۔ قیمت ۱۰ر

ثبوت قربانی گاؤ۔ مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت اور توریت انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے آریوں کا دعوے گئورکشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو با حیا خلیق اور نیک بناتی ہے۔ رسالہ ہذا دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ۴ر۔ مکمل ہر دو حصہ ۶ر۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

حدوث مادہ۔ مصنفہ غلام الثقلین مرحوم وکیل۔ جس میں موجودہ سائنس کے اصولوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ساتھ آریوں اور دہریوں کے عقائد فاسدہ کی بھی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

آریہ سماج اور سناتن دھرم۔ اس رسالہ میں زبردست دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ دوستی کے پردے میں کس طرح دشمنوں کی طرح آریہ سماج سناتن دھرم کے مضبوط قلعے میں نقب لگا کر اسے برباد کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو آریوں کی عیاریوں سے خبردار رہنا چاہئے۔ قیمت ۲ر **تثلیث وید۔** اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج جو اپنے کو مسئلہ توحید میں جملہ مذاہب دنیا سے افضل سمجھتا ہے در اصل وہ اس مسئلہ میں سب سے نیچے گرا ہوا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج غیر خدا کو خدائی ذات و صفات و عبادت میں شریک کرتا ہے۔ قیمت ۲ر

آریہ دھرم کا فوٹو۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیانندی مذہب اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ایشوری دھرم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الہامی دھرم کی شان کے [illegible] اس کے احکام باہم متضاد ہوں اور اس کی تعلیم میں ایسا اختلاف ہو کہ دونوں باتوں کو صحیح ماننا غیر ممکن ہو۔ قیمت ۲ر

ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللہ۔** جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ مولانا نواب خیر صدر الدین خان بڑودہ۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول۔** یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ۔** از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴ر

(۴) **دعوت عمل۔** غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دیگئی ہے۔ قیمت ۴ر (۵) **الحریت فی الاسلام۔** اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیف شہادت۔** شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de